سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی

مباحثات

پنجشنبہ ۔ ۱۲ جون ۱۹۷۵ء

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
۱	تلاوتِ کلامِ پاک اور اس کا ترجمہ	۱
۲	وقفہ سوالات	۲
۳	ضمنی میزانیہ برائے سال ۷۵-۱۹۷۴ء کا پیش کیا جانا۔	۴۷
۴	آئین کے آرٹیکل ۱۲۴ کے تحت قرار دادیں۔	۴۹

جلد یازدہم ★ شمارہ سوئم (۳)

فہرست اراکین بلوچستان صوبائی اسمبلی
جنہوں نے اجلاس کی کارروائی میں شرکت کی

۱۔ میر چاکر خان ڈومکی
۲۔ سردار غوث بخش خان رئیسانی
۳۔ جام میر غلام قادر خان
۴۔ مسٹر محمود خان اچکزئی
۵۔ سردار محمد انور جان کھیتران
۶۔ مولوی محمد حسن شاہ
۷۔ میر نصرت اللہ خان سنجرانی
۸۔ میر قادر بخش بلوچ
۹۔ میر صابر علی بلوچ
۱۰۔ میاں سیف اللہ خان پراچہ
۱۱۔ مولوی صالح محمد
۱۲۔ حاجی میر شاہنواز خان شاہجلیانی
۱۳۔ میر شیر علی خان نوشیروانی
۱۴۔ نوابزادہ تیمور شاہ جوگیزئی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

بروز پنجشنبہ ۱۲ جون ۱۹۷۵ء

زیر صدارت سردار محمد خان باروزئی اسپیکر

صبح دس بجے شروع ہوا

تلاوت کلام پاک و ترجمہ

از قاری محمد یحییٰ خان کاکڑ

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ـ بسم اللہ الرحمن الرحیم

یایھا الذین امنوا استعینوا بالصبر والصلوۃ ط ان اللہ مع الصبرین ہ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون ہ ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصبرین ہ الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون ہ اولئک علیھم صلوات من ربھم ورحمۃ واولئک ھم المھتدون ہ پارہ ۲ رکوع ۳ آیت ۱۵۳ تا ۱۵۷ ـ

ترجمہ :- اے لوگوں جو ایمان لائے ہو۔ صبر اور نماز سے مدد لو۔ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مُردہ نہ کہو۔ ایسے لوگ تو حقیقت میں زندہ ہیں مگر تمہیں اُنکی زندگی کا شعور نہیں ہوتا ۔ اور ہم ضرور تمہیں خوف و خطر، فاقہ کشی جان و مال کے نقصانات اور آمدنیوں کے گھاٹے میں مبتلا کرکے تمہاری آزمائش کریں گے ۔

ان حالات میں جو لوگ صبر کریں۔ اور جب کوئی مصیبت پڑے ، تو کہیں کہ ہم اللہ کے ہیں اللہ ہی کی طرف ہمیں پلٹ کر جانا ہے ۔ انہیں خوشخبری دے دو ۔ ان پر ان کے رب کی طرف سے بڑی عنایات ہونگی ، اُسکی رحمت اُن پر سایہ کرے گی اور ایسے ہی لوگ راست رو ہیں ۔

وقفہ سوالات

مسٹر اسپیکر۔ پہلے گیارہ جون ۷۵ء کے سوالات ہوں گے۔

۸۲۳۔ میر شاہنواز خان شاہلیانی۔ کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) بلوچستان میں اس وقت بلڈوزروں کی تعداد کتنی ہے۔ ان میں سے پرانے کتنے ہیں اور نئے کتنے ہیں اور اس وقت کس کس ضلع میں کتنے کتنے بلڈوزر کام کر رہے ہیں۔

(ب) یہ بلڈوزر کن اشخاص کو اور کس جگہ کس کام کے لئے دیئے گئے ہیں اور اُن کے پاس کتنے عرصہ سے ہیں۔

(ج) جن اشخاص کے پاس بلڈوزر کام کر رہے ہیں انہوں نے ان کی کتنی رقم داخل کی ہے اور کتنی رقم کا کام بذریعہ بلڈوزر ہو چکا ہے۔ جب سے بلڈوزر اُن کے تصرف میں ہیں۔ اس وقت سے لے کر آج تک بلڈوزروں نے کل کتنے گھنٹے کام کیا ہے اور کتنا ایندھن خرچ ہوا؟

(د) بلڈوزروں کی تقسیم کا طریق کار کیا ہے اور ہر ضلع کے حصے میں کتنے بلڈوزر آتے ہیں۔

(س) اگر کسی ضلع کو بلڈوزر دوسرے اضلاع سے زیادہ دیئے گئے ہیں تو اسکا سبب کیا ہے۔
اگر کسی ضلع کو بلڈوزر اس کے حصہ سے کم دیئے گئے ہیں تو کیا اس ضلع کو ضرورت نہیں ہے۔
اگر زمینداروں نے یا کاشتکاران نے مانگے ہیں تو باوجود مانگنے کے ان کو کیوں فراہم نہیں کئے گئے۔

(ہ) کیا کسی شخص کو کسی دوسرے شخص پر ترجیح دے کر یا اسی طرح کسی ضلع کو کسی دوسرے ضلع پر ترجیح دے کر بلڈوزر دیا گیا ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہو تو نا انصافی یا حق تلفی کیوں کی گئی۔

وزیر زراعت۔ (سردار غوث بخش رئیسانی)

(الف) صوبہ بلوچستان میں اس وقت ۲۳۱ بلڈوزر ہیں ان میں سے ۸۱ پرانے اور ۱۵۰ نئے ہیں۔ نئے بلڈوزروں میں سے ۱۳۲ ضلعوں میں پہنچائے جا چکے ہیں۔ باقی ماندہ ۱۸ بلڈوزر حال ہی میں موصول ہوئے ہیں اور عنقریب متعلقہ ضلعوں میں پہنچا دیئے جائیں گے۔
ہر ضلع میں بلڈوزروں کی تعداد درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ضلع	پرانے بلڈوزر	نئے بلڈوزر	کل تعداد
۱	۲	۳	۴	۵
۱	کوئٹہ	۱	۷	۸
۲	پشین	۵	۵	۱۰
۳	لورالائی	۱۰	۱۴	۲۴
۴	ژوب	۷	۱۰	۱۷
۵	چاغی	۴	۹	۱۳
۶	قلات	۱	۹	۱۰
۷	خضدار	۷	۴	۱۱
۸	خاران	۴	۹	۱۳
۹	مکران	۱۳	۱۵	۲۸
۱۰	لسبیلہ	۷	۱۰	۱۷
۱۱	سبی	۱۰	۹	۱۹
۱۲	نصیرآباد	۳	۱۱	۱۴
۱۳	کچھی	۸	۱۰	۱۸
۱۴	مری بگٹی	۱	۱۰	۱۱
		۸۱	۱۳۲	۲۱۳

(ب،ج) مطلوبہ معلومات ضلع وار گوشوارہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

(د) بلڈوزروں کی ضلعوار تقسیم ہر ضلع میں بلڈوزروں کی موجودہ تعداد اور کام کی مقدار کو مدنظر رکھ کر کی جاتی ہے۔ ضلعوں میں بلڈوزروں کی موجودہ ضلعوار تقسیم سوال ہذا کے جزو (ب) کے تحت دی جاچکی ہے یہ تقسیم حتمی نہیں ہے اور اس پر ہر ضلع کی صحیح ضروریات کا تخمینہ لگا کر نظر ثانی کی جاتی ہے۔

(س) جیسا کہ جزو (د) کے جواب میں واضح کیا گیا ہے بلڈوزروں کی تقسیم موجودہ تعداد اور کام کی ضلع وار مقدار کو مدنظر رکھ کر کی جاتی ہے۔ چنانچہ ضلعوں کے حصص میں تفاوت ایک لازمی امر ہے۔

جب کسی ضلع میں کام کی مقدار اور بلڈوزروں کی مانگ نسبتاً کم ہو جاتی ہے تو دوسرے زیادہ مانگ والے ضلع کو کم مانگ والے ضلع سے بلڈوزر منتقل کر دیئے جاتے ہیں۔ موجودہ بلڈوزروں کی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے یہی ایک صورت کار رہ جاتی ہے۔

(۵) اس قسم کے ترجیحی سلوک کی اس محکمہ کے پاس کوئی اطلاع نہیں ہے۔

ضلع کوئٹہ

نمبر شمار	بلڈوزر نمبر	نام زمیندار	محل وقوع	کام کی نوعیت	عرصہ جب سے کام چل رہا ہے	رقم جمع شدہ	کام جو ہو چکا رقم	کام جو ہو چکا گھنٹے	ایندھن جو خرچ ہوا
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱	AD-7/20	حاجی ملک مبارک	اغبرگ	ہمواری زمین	۱۶-۴-۷۵	۲۰۰۰/-	۹۲۰/-	۹۲	۱۵۱ گیلن
۲	AD-7/11	بسم اللہ	کوئٹہ ایریا	"	۲۴-۳-۷۵	۲۰۰۰/-	۱۴۳۰/-	۱۴۳	۲۲۳ "
۳	AD-7/47	حاجی عبدالرحیم	کچلاک خیزی	"	۲۰-۳-۷۵	۲۰۰۰/-	۳۰۰/-	۳۰	۴۹ "
۴	AD-7/65	پولٹری فارم	بروری روڈ	"	۲۱-۱-۷۵	۱۳۷۲۲/-	۱۳۷۲۲/-	۶۲۴	۱۰۱۴ "
۵	AD-14/3	حاجی حنان	سریاب	"	۱۲-۲-۷۵	۸۰۰۰/-	۱۵۰۰/-	۷۵	۲۶۰ "
۶	AD-14/4	حاجی عبدالخالق	ہنہ	"	۱۳-۳-۷۵	۳۰۰۰/-	۱۰۰/-	۵	۱۷½ "
۷	AD-14/17	کوئٹہ ایڈمنسٹریٹ	سرکی ایریا	"	۱۱-۱-۷۵	۱۰۰۰۰/-	۱۰۰۰۰/-	۷۵۰	۲۶۲۵ "
۸	FQ-84	عبداللہ جان	کوئٹہ سرلن کچھ	"	۵-۵-۷۵	۲۰۰۰/-	۱۸۵۰/-	۱۸۵	۳۰۰ "

ضلع پشین

نمبر شمار	بلڈوزر نمبر	نام زمیندار	محل وقوع	کام کی نوعیت	عرصہ جب سے کام چل رہا ہے	رقم جمع شدہ	کام جو ہو چکا رقم	کام جو ہو چکا گھنٹے	ایندھن جو خرچ ہوا
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱	AD-7/12	محمد سرور	برشور	ہمواری زمین	۶-۲-۷۵	۲۰۰۰/-	۱۵۰۰/-	۵۰	۲۲۴ گیلن
۲	AD-7/23	عبدالحلیم	تورہ غنڈی	"	۲۰-۵-۷۵	۲۰۰۰/-	۱۱۰/-	۱۱	۱۷½ "
۳	AD-7/15	عبدالکریم	خانوزئی	"	۱۰-۵-۷۵	۴۰۰۰/-	۱۷۴۰/-	۱۷۴	۲۸۴ "
۴	AD-7/44	ملک بہرام خان	توبہ اچکزئی	"	۱-۵-۷۵	۴۰۰/-	۲۰۰/-	۲۰	۲۴ "
۵	AD-7/11	صاحبزادہ	بوستان	"	۱-۶-۷۵	۸۸۰۰/-	۶۶۰/-	۳۰	۴۵ "

١	٢	٣	٤	٥	٦	٧	٨	٩	١٠
٦	FQ-95	گل محمد	توبہ کاکڑی	ہمواری زمین	٢٧-٥-٧٥	٢٠٠٠/-	٣٠٠/-	٣٠	٦٥ گیلن
٧	FQ-100	گل محمد	قلعہ عبداللہ	〃	١١-٥-٧٥	٢٠٠٠/-	١١٠/-	١١٠	١٧٩ 〃
٨	FQ-107	زیر مرمت							
٩	TD.15/6.A	خدائیداد خان	تور شاہ	〃	١٩-٥-٧٥	٣٠٠٠/-	١١٢٠/-	٥٦	١٩٦ 〃
١٠	TD.15/14.A	عبدالغیاث خان	گوال	〃	٣-٥-٧٥	١٠٠٠/-	٦٠٠/-	٣٠	١٠٥ 〃

ضلع لورالائی

١	٢	٣	٤	٥	٦	٧	٨	٩	١٠
١	AD.7/25	بذریعہ سکیم مربوط دیہی ترقیاتی پروگرام	لورالائی	زرعی	دسمبر ١٩٧٤ء جب سے آئے ہیں سکیم کے تحت کام ہو رہا ہے	٣٢,٣٥٠/-	١٨,٢٥٠/-	١٨,٧٣٥/-	=٤٠٣٣٦ گیلن ڈیزل آئل
٢	AD-7/39								
٣	AD-7/41								
٤	AD-7/56								
٥	AD-7/71								
٦	AD-7/72								
٧	AD-14/12	بذریعہ پی اینڈ ٹی آر	لورالائی	غیر زرعی	دسمبر ١٩٧٤ء	٢١,٠٠٠/-	١٦,٨٠٠/-	٣٠٠	١٣٠٠ گیلن ڈیزل آئل
٨	AD-14/16	ڈیپارٹمنٹ	〃	〃	〃	٦,٣٠٢/-	١٦,٨٣٢/-	٣٠١	١٣٠٣ 〃
٩	AD-7/69	بذریعہ گل باران ٹھیکیدار	〃	〃	〃	٧,٠٠٠/-	٦,٦٢٢/-	٣٠١	٣٨٦ 〃
١٠	AD-7/38	عبدالباقی بذریعہ گل باران	〃	〃	〃	٢٩,٦٠٠/-	٢٧,٩٣٠/-	١٢٧٠	٢٠٥٨ 〃
١١	AD-7/70								
١٢	AD-7/28	محمد عظیم سیکرٹری میاں محمد	〃	زرعی	〃	٥,٠٠٠/-	٥٠٠٠/-	٥٠٠	٨١٠ 〃
١٣	AD-7/58	حیدر خان کیتران	بارکھان	-	〃	١٩٤٠/-	١٩٤٠/-	١٩٤	٣١٥ 〃
١٤	AD 14/18	حیدر خان کیتران	بارکھان	زرعی		٧,٣٦٠/-	٧,٣٦٠/-	٣٧٣	١٢٩٥١ 〃
١٥	FK-78	-	-	-	٣ ١/٧٥ تا ٣ ٣١/٧٥	-	-	-	- زیر مرمت

١	٢	٣	٤	٥	٦	٧	٨	٩	١٠
١٦	FK-94	-	-	-	۵/۲/۷۵ تا ۳۱/۳/۷۵	-	-	-	زیر مرمت
١٧	FK-96	نور محمد	رکھنی بارکھان	ٹھیکیداری	۲۱/۲/۷۵ تا ۲۲/۳/۷۵	۲۶۰/-	۴۴۰/-	۲۰	۳۲ گیلن
١٨	FQ-82	(زیر مرمت ہیں)							
١٩	FQ-81								
٢٠	FQ-87								
٢١	TD.15/8								
٢٢	FQ-110								
٢٣	FK-65	میاں محمد	لوڑی دامان	ٹھیکیداری	۱۷/۲/۷۵	۳۰۰/-	۲۵۵۲/-	۱۱٦	۱۸۸ گیلن
٢٤	TD-15/5	-	-	زیر مرمت ہیں			-	-	-

ضلع ژوب

١	٢	٣	٤	٥	٦	٧	٨	٩	١٠	
١	AD-7/29	شیخ غلام نبی	ڈی ڈبلیو فاورسٹیشن	تیر انداز	۲٦/۱/۷۵	۲۰۰۰/-	۲۰۰۰/-	۲۰۰	۳۲۴ گیلن	١
٢	AD-7/29	حسن خان	"	ٹھیکیداری	۱۲-۲-۷۵	۴۰۰/-	۴۰۰۰/-	۴۰	٦۵ گیلن	
٣	AD-7/29	میونسپلٹی	نوٹ شاہین	"	۱۷-۳-۷۵	۱۰۰۰/-	۴۴۰/-	۲۰	۳۲½ گیلن	
٤	AD-7/29	سعد اللہ	ختک	"	۳-۵-۷۵	۷۰۰/-	۷۰۰/-	۷۰	۱۱۴ گیلن	
۵	AD-7/29	سید محمد	اژدن	"	۲۰-۳-۷۵	۲۰۰۰/-	۲۰۰۰/-	۲۰۰	۳۲۴ گیلن	
٦	AD-7/29	حکیم خان	عزیمہ	"	۱۳-۵-۷۵	۲۲۰/-	۷۲۰/-	۷۲	۱۱۷ گیلن	
۷	AD-7/31	محمد خان	تنگسر	"	۱-۳-۷۵	۲۰۰۰/-	۱۰۰۰/-	۱۰۰	۱٦۲ گیلن	٢
۸	AD-7/31	سردار اللہ داد	"	"	۱۴-۴-۷۵	۲۰۰۰/-	۱۵۴۰/-	۱۵۲	۲۴٦ گیلن	
۹	AD-7/31	میرا جان	"	"	۱۰-۳-۷۵	۲۰۰۰/-	۱٦۴۰/-	۱۴۴	۲۳۳ گیلن	
١٠	AD-7/31	نذر خان	"	"	۲۲-۱۲-۷۴	۱۹۲۰/-	۱۹۲۰/-	۱۹۲	۳۱۱ گیلن	٣
١١	AD7/32	میر افضل	کچھوزئی	"	۲۰-۱-۷۵	۲۰۰۰/-	۲۰۰۰/-	۲۰۰	۳۲۴ گیلن	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
	AD7/32-۱۲	ملک اختر محمد	کچھ زئی	ہموار زمین	۱۳-۱۲-۷۵	۲۰۰/-	۲۰۰/-	۲۰۰	۳۲۴ گیلن
	AD7/32-۱۳	عبدالرزاق	”	”	۱۴-۴-۷۵	۱۲۰۰/-	۱۲۰۰/-	۱۲۰	۲۰۳ ”
۴	AD7/37-۱۴	سیدان قلعہ سیف اللہ	قلعہ سیف اللہ	”	۱-۲-۷۵	۱۱۵۰۰/-	۶۶۸۰/-	۶۶۸	۱۰۵۴ ”
۵	AD7/45-۱۵	فیض محمد	حسن زئی	”	۱۶-۳-۷۵	۱۵۰/-	۱۵۰/-	۱۵	۲۵ ”
	AD7/45-۱۶	گل حسن	”	”	۱-۴-۷۵	۵۰۰/-	۵۰۰/-	۵۰	۸۰ ”
	AD7/45-۱۷	حاجی محمد اعظم	”	”	۲۴-۱-۷۵	۲۰۰/-	۲۰۰۰/-	۲۰۰	۲۲۴ ”
	AD7/45-۱۸	عبدالغفور	”	”	۲۴-۴-۷۵	۱۰۸۰/-	۱۰۸۰/-	۱۰۸	۱۷۵ ”
۶	AD7/46-۱۹	مولوی حسن خان	الپنزئی	”	۱۲-۳-۷۵	۲۰۰۰/-	۲۰۰۰/-	۲۰۰	۳۲۴ ”
	AD7/46-۲۰	امیر شاہ	”	”	۱۹-۴-۷۵	۱۹۳۰/-	۱۹۳۰/-	۱۹۳	۳۱۲ ”
	AD7/46-۲۱	حاجی محمد	”	”	۲۱-۵-۷۵	۸۳۰/-	۷۰۰/-	۷۰	۱۴۰ ”
۷	FK-75	سید محمد عبدالرحیم	کان مہترزئی	زرعی	از ۲۴-۴-۷۵	۱۲۰۰/-	۴۰۰/-	۴۰	۶۵ گیلن ڈیزل
۸	FQ-89	عبدالغفار	گوال حیدرزئی قلعہ سیف اللہ	”	۷۵/۲/۶ تا ۷۵/۲/۸	۲۳۰/-	۲۲۰/-	۲۰	۳۳ ”
۹	FQ-90	جانان خان	قلعہ ترک فورٹ سنڈیمن	”	۷۵/۵/۲ تا ۷۵/۵/۳۱	۱۵۰۰/-	۱۰۳۰/-	۱۰۳	۱۶۹ ”
۱۰	FQ-99	-	-	-	-	-	-	-	-
۱۱	FQ-102	مولوی سید شاہ	ڈپٹو فورٹ سنڈیمن	”	۷۵/۴/۳ تا ۷۵/۴/۲۰	۱۰۰۰/-	۱۹۰/-	۱۹	۳۰ ”
۱۲	FQ-104	نعمت خان	لوکا نو فورٹ سنڈیمن	”	۷۵/۵/۱ تا ۷۵/۵/۱۲	۱۴۰۰/-	۸۰۰/-	۸۰	۱۳۰ ”
۱۳	FK-55	-	-	-	-	-	-	-	- زیر مرمت
۱۴	AD7/43	اسد خان	کان مہترزئی	غیر زرعی	از ۱-۴-۷۵	۱۰۰۰۰/-	۸۸۰۰/-	۴۰۰	۶۵۰ ”
۱۵	AD14/1	حاجی نور محمد	مسلم باغ	”	از ۱۴-۴-۷۵	۱۰۰۰۰/-	-	-	-
۱۶	AD14/2	حاجی عبدالرشید	توزنگی مسلم باغ	”	از ۲۷-۱۱-۷۴	۳۵۰۰۰/-	۲۱۰۰۰/-	۵۰۰	۱۷۵۰ ”
۱۷	AD14/13	نیک محمد	”	”	از ۲۱-۱۱-۷۴	۳۵۰۰۰/-	۲۹۴۰۰/-	۷۰۰	۲۲۵۰ ”

ضلع چاغی

نمبر شمار	بلڈوزر نمبر	نام زمیندار	محل وقوع	کام کی نوعیت	عرصہ	جمع شدہ رقم	کام جو ہوا	رقم جو جمع ہوئی	ایندھن جو خرچ ہوا
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱	AD14/11	ملک میر حسن کنٹریکٹر	دالبندین	ٹھیکیداری	۱-۱۲-۷۴ سے چل رہا ہے	۶۱۱۰۰/- روپیہ	۲۰۸ گھنٹے	۷۱۳۶/- روپیہ	۱۳۵۲ گیلن
۲	AD-7/95	صاحب داد	دالبندین	زمینداری	۲۸-۳-۷۵ سے ابھی تک چل رہا ہے	۱۳۰/- روپیہ	۱۴۴ ”	۱۳۴۰/- روپے	۲۳۴ گیلن
۳	AD-7/96	ملک نور بخش	کشنگی	”	۸-۳-۷۵ سے ابھی تک چل رہا ہے	۲۰۰/- روپیہ	۳۰ گھنٹے	-	۴۵ گیلن
۴	AD-7/97	فیض اللہ	”	”	۱۱-۴-۷۵ سے چل رہا ہے	۲۲۸۸/- روپیہ	۱۱۴ گھنٹے	۱۱۴۰/- روپیہ	۱۸۵ گیلن
۵	AD-7/98	فیض محمد	”	”	۲۴-۴-۷۵ سے چل رہا ہے	۲۷۰/- روپے	۳۰ گھنٹے	۳۰۰/- روپیہ	۳۹ گیلن
۶	AD-7/99	عبدالصمد	”	”	۳۰-۴-۷۵ سے چل رہا ہے	۲۰۰/- روپیہ	۴ گھنٹے	۴۰/- روپیہ	۶ گیلن
۷	AD-7/100	محمد عمر	”	”	۲۸-۴-۷۵ سے چل رہا ہے	۱۱۰۰/- روپیہ	۶ گھنٹے	۶۰/- روپیہ	۷ گیلن
۸	AD-7/101	میرلعان	”	”	۱۷-۴-۷۵ سے کام چل رہا ہے	۵۰۰/- روپیہ	۵۰ گھنٹے	۵۰۰/- روپیہ	۸۱ گیلن
۹	AD-7/102	عبدالقادر	دالبندین	”	۲۸-۴-۷۵	۲۰۰/- روپیہ	۲۰ گھنٹے	۲۰۰/- روپیہ	۳۳ گیلن
۱۰	FK-72	زیر مرمت	-	-	-	-	-	-	-
۱۱	FK-73	اللہ بخش	نوشکی	”	۳۰-۴-۷۵	۱۵۰/- روپیہ	۸ گھنٹے	۸۰/- روپیہ	۱۳ گیلن
۱۲	FK-74	زیر مرمت	-	-	-	-	-	-	-
۱۳	FK-80	کمال اللہ	دالبندین	”	۱-۵-۷۵ سے چل رہا ہے	۱۲۸۰/- روپیہ	۸ گھنٹے	۸۰/- روپیہ	۱۳ گیلن

ضلع قلات

نمبر شمار	بلڈوزر نمبر	نام زمیندار	محل وقوع	کام کی نوعیت	عرصہ	جمع شدہ رقم	کام جو ہوا	رقم جو جمع ہوئی	ایندھن جو خرچ ہوا
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱	الف کیو ۱۰۹	علی اکبر	گدر	زمینداری	۱۶-۱۲-۷۵ سے	۱۱۰۰/- روپیہ	۵۶ گھنٹے	۵۶۰/- روپیہ	۹۱ گیلن
۲	اے ڈی 53/7	سرکاری کام گدر فارم زراعت			۱۶-۳-۷۵ سے	۷۱۴۲/- روپیہ	۲۵۲ گھنٹے	۵۵۸۸/- روپیہ	۳۱۲ گیلن
۳	اے ڈی 63/7	انجن خراب ہونے کی وجہ سے کوئٹہ ورکشاپ میں بھیجے تین ماہ سے زیر مرمت کھڑا ہے							
۴	اے ڈی 45/7	محمد اعظم	دشت	زمینداری	۱۵-۳-۷۵ سے	۱۱۰۰/- روپے	۸۰ گھنٹے	۸۸۰/- روپے	۱۴۴ گیلن
۵	اے ڈی 14/14	محمد قاسم	دولئی	//	۱-۳-۷۵ سے	۶۰۰۰/- روپے	۱۵۲ گھنٹے	۳۰۴۰/- روپے	۵۳۵ گیلن
۶	اے ڈی 49/7	شاکر خان	کانک	//	۲۵-۳-۷۵ سے	۵۰۰۰/- روپے	۳۰ گھنٹے	۳۰۰/- روپے	
۷	اے ڈی 50/7	رحیم بخش		//	۲۹-۳-۷۵ سے	۱۱۰۰/- روپے	۱۶ گھنٹے	۱۶۰/- روپے	۶۵ گیلن
۸	اے ڈی 51/7	محمد رفیق	ستونگ	//	۲۹-۳-۷۵ سے	۱۲۰۰/- روپے	۱۶ گھنٹے	۱۶۰/- روپے	۲۶ گیلن
۹	اے ڈی 57/7	محمد اعظم	جوہان	//	۲۳-۳-۷۵ سے	۱۲۹۰/- روپے	۵۶ گھنٹے	۵۶۰/- روپے	۸۹ گیلن
۱۰	اے ڈی 60/7	عبدالقدوس	کانک	//	۲۱-۳-۷۵ سے	۱۴۵۹/- روپے	۷۵ گھنٹے	۷۵۰/- روپے	۱۲۳ گیلن

ضلع خضدار

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱	FK-50	سکندر علی	انجیرا	زمینداری	۱۶-۳-۷۵	۱۵۰۰/-	۱۰۴۰/-	۱۰۴	۱۶۹ گیلن
۲	FK-59	ملٹری ڈیوٹی	مشکے	ملٹری ڈیوٹی	۲۸-۱-۷۵	-	-	۲۸	-
۳	FK-66	لال محمد	نال	زمینداری	۲-۵-۷۴	۶۸۰/-	۳۴۰/-	۳۴	۵۹ //
۴	FK-77	زیر مرمت	-	-	-	-	-	-	-
۵	FQ-97	عبدالغنی	خضدار	زمینداری	۲۶-۲-۷۵	۱۱۰۰/-	۲۰۰/-	۲۰	۴۳½ //
۶	FQ-13	دودا خان	انجیرا	//	۱۶-۳-۷۴	۳۶۰/-	۴۸۹۰/-	۴۸۹	۵۸۵ //

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۷	FD-7/54	ملٹری ڈیپوٹی	وڈھ	ملٹری ڈیوٹی	۷۵-۱-۱۳	-	-	-	-
۸	AD-7/55	〃	〃	〃	۷۵-۱-۱۶	-	-	-	-
۹	AD-7/62	سردار دوداخان	انجیر	زمینداری	۷۵-۲-۱۲	-	۲۳۶۰/-	۲۳۶	۲۷۹ گیلن
۱۰	F.K-76	بولان مائننگ خضدار	خضدار	غیر زرعی	۷۵-۳-۳	۱۰۰/-	۱۷۶۰/-	۸۰	۱۳۴ 〃
۱۱	AD-7/61	عبداللہ	〃	زمینداری	۷۵-۳-۱۲	۱۵۰۰/-	۸۰۰/-	۸۰	۱۳۳ 〃

ضلع خاران

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱	ایف کیو 83	گل محمد	گزی خاران	زمینداری	۲۵ ۲/۷۵	-	۶۹ گھنٹے	-/۶۹۰ روپیہ	۱۱۳ گیلن
۲	اے ڈی 7/106	محمد مراد	بسیمہ	〃	۳۰ ۴/۷۵	-	۱۰ گھنٹے	-/۱۰۰ روپیہ	۱۶ 〃
۳	اے ڈی 7/102	قادر بخش	کوٹمان	〃	۶ ۲/۷۵	-	۳۸۴ گھنٹے	-/۳۸۴۰ روپے	۶۲۸ 〃
۴	اے ڈی 7/103	محمد ابراہیم	شیروزئی خاران	〃	۱ ۳/۷۵	-	۶۹ گھنٹے	-/۶۹۰ روپیہ	۱۰۱ 〃
۵	اے ڈی 7/104	غوث بخش	کلک	〃	۸ ۳/۷۵	-	۲۸۱ گھنٹے	-/۲۸۱۰ روپیہ	۲۷۴ 〃
۶	اے ڈی 7/105	غلام محمد	شیروزئی خاران	〃	۲۹ ۴/۷۵	-	۱۴ گھنٹے	-/۱۴۰ روپیہ	۲۲ ۱/۲ 〃
۷	اے ڈی 7/109	محمد ابراہیم	شیروزئی خاران	〃	۱۹ ۴/۷۵	-	۸۸ گھنٹے	-/۸۸۰ روپیہ	۱۴۳ 〃
۸	اے ڈی 7/107	عبدالہادی	لیجی	〃	۲۰ ۴/۷۵	-	۶ گھنٹے	-/۶۰ روپیہ	۹ ۳/۴ 〃
۹	اے ڈی 7/108	گل محمد	خاران	〃	۱۶ ۲/۷۵	-	۲۲۶ گھنٹے	-/۲۲۶۰ روپیہ	۳۷۱ 〃
۱۰	ایف کیو 69	عرصہ	چھ	ماہ	سے		خراب	ہے -	
۱۱	ایف کے 52	〃	〃	〃	〃	〃	〃	-	-
۱۲	بی ٹی ڈی 25	〃	〃	〃	〃	〃	〃	-	-
۱۳	اے ڈی 7/110	خراب	کھڑا	ہے	کمپنی کو	رپورٹ	دے دی گئی ہے۔		

ضلع مکران

نمبر	بلڈوزر نمبر	نام زمیندار	محل وقوع	کام کی نوعیت	عرصہ (جب سے کام چل رہا ہے)	رقم جمع شدہ	کام جو ہو چکا رقم	گھنٹے	ایندھن جو خرچ ہوا
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱	FK-53	میر رستم	تیجابان	زمینداری	۹-۲-۷۵	۲۴۰۰/-	۶۷۰/-	۶۷	۱۰۹ گیلن
۲	FK-62	شیخ عمر	گوادر	〃	۱۷-۱-۷۵	۲۰۰۰/-	۱۲۶۰/-	۱۲۶	۲۲۷ 〃
۳	FK-60	ماسٹر محمد صدیق	کاٹاگری	〃	۱۱-۱۲-۷۴	۲۰۰۰/-	۱۲۹۰/-	۱۲۹	۲۱۱ 〃
۴	FK-63	شیر جان	بلیدہ	〃	۲۴-۲-۷۵	۲۵۰۰/-	۴۱۰/-	۴۱	۶۵ 〃
۵	FK-64	محمد اسلم	پنجگور	〃	۲-۹-۷۴	۱۰۰۰/-	۹۵۰/-	۹۵	۱۵۶ 〃
۶	FK-67	دلمراد	سورانی	〃	۲۴-۳-۷۵	۶۰۰/-	۴۰۰/-	۴۰	۶۵ 〃
۷	FK-70	اختر علی	کوٹران	〃	۵-۲-۷۵	۱۸۰۰/-	۱۴۹۰/-	۱۴۹	۱۹۸ 〃
۸	FK-71	میر بائیان	موہی دشت	〃	۳۱-۳-۷۵	۹۷۰/-	۲۰۳۰/-	۲۰۳	۳۱۵ 〃
۹	FK-92	سفر خان	آواران	〃	۲۱-۱۱-۷۴	۴۰۰۰/-	۱۰۴۰/-	۱۰۴	۱۴۹ 〃
۱۰	FK-95	دلمراد	بلوچ آباد	〃	۲۷-۱-۷۵	۱۰۰۰/-	۴۶۰/-	۴۶	۷۸ 〃
۱۱	FK-105	امان اللہ	مند	〃	۲۳-۵-۷۴	۲۸۰۰/-	۲۰۰۰/-	۲۰۰	۳۱۵ 〃
۱۲	FK-106	نعمت اللہ	تمپ	〃	۲۵-۱۱-۷۴	۲۰۰۰/-	۱۹۰۰/-	۱۹۰	۲۴۴ 〃
۱۳	BTD-20				۱-۲-۷۲	سے خراب ہے۔			

۱۵ نئے بلڈوزروں میں سے ۱۱ چھوٹے بلڈوزر تربت پہنچا دیئے گئے ہیں۔ اور ۴ بلڈوزر (۲ بڑے اور دو چھوٹے) پہنچائے جا رہے ہیں بمطابق موجودہ ریکارڈ۔ ان نئے بلڈوزروں نے ابھی تک کوئی کام نہیں کیا ہے۔

ضلع لسبیلہ

نمبر شمار	بلڈوزر نمبر	نام زمیندار	محل وقوع	کام کی نوعیت	عرصہ	جمع شدہ رقم	کام جو ہوا ہے	رقم	ایندھن
۱	۲	۳	۴	۵	٦	۷	۸	۹	۱۰
۱	AD14/20	گل محمد ولد بیچا	گھنڈ بیلہ	زمینداری	۲۱-۴-۷۵	۳۰۰۰/-	٦۴	۱٦۸۰/-	۲۲۴ گیلن
۲	AD14/22	جعفر ولد محبت علی	گدر بیلہ	"	۲۵-۴-۷۵	۱۰۰۰/-	۳۸	۷٦۰/-	۱۳۳ "
۳	AD7/78	محمد سلیمان ولد ابراہیم	فیروزانی بیلی	"	۱۵-۴-۷۵	۱۵۰۰/-	۱۱۰	۱۱۰۰/-	۱۷۹ "
۴	AD7/79	امام بخش ولد پیر بخش	اوتھل	"	۱۵-۴-۷۵	۱۵۰۰/-	۴۲	۴۲۰/-	٦۸ "
۵	AD7/80	محمد ابراہیم غلام محمد	لاکھڑہ	"	۳۰-۴-۷۵	۲٦۰۰/-	۱۱۰	۱۱۰۰/-	۱۷۹ "
٦	AD7/82	حاجی محمد شفیع	حب	"	۲۲-۴-۷۵	۱۰۰۰/-	۵۷	۵۷۰/-	۹۳ "
۷	AD7/83	بلوچ خان ولد فیض محمد	گدور بیلہ	"	۱۴-۴-۷۵	۴۰۰/-	۴۰	۴۰۰/-	٦۵ "
۸	AD7/84	مولا نیاز ولد یعقوب	وندر	"	۱۸-۴-۷۵	٦۱۲/-	۴٦	۴٦۰/-	۷۵ "
۹	AD7/85	محمد صدیق ولد حاجی عمر	گنڈ بیلی	"	۲۸-۴-۷۵	۷٦۲۱/-	۴۰	۴۰۰/-	٦۵ "
۱۰	AD7/92	مبارک ولد مٹھا	دوریجی	"	۲۵-۴-۷۵	۴۰۰/-	۴۰	۴۰۰/-	٦۵ "
۱۱	TUR-555	جنوری ۱۹۷۵ء سے							
۱۲	TUR-556	خراب کھڑے ہیں	"	"	"	-	-	-	-
۱۳	TUR-557	"	"		"				
۱۴	TUR-558	"	"		"				
۱۵	TUR-559	"	"		"				
۱٦	TUR-630	"	"		"				
۱۷	TUR-632	"	"		"				

ضلع سبی

نمبر شمار	بلڈوزر نمبر	نام زمیندار	محل وقوع	کام کی نوعیت	عرصہ	رقم جمع شدہ	کام جو ہو چکا گھنٹے	رقم	ایندھن	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
۱	AD14/5	دریا خان گشکوری	مل بتی	بندات	۲۵-۵-۷۵	۱۰۰/-	۵۰	۱۰۰/-	۷۵ گیلن ڈیزل	بذریعہ ڈی سی سبی رقم جمع ہوئی
۲	AD14/6	ملک محمد عمر	تلی بتی	ایضاً	۲-۵-۷۵	۱۰۴۰/-	۵۲	۱۰۴۰/-	۱۸۲ " "	"
۳	AD14/7	احمد خان سلاچی	ایضاً	ایضاً	۱۵-۵-۷۵	۸۰۰/-	۱۵۰	۳۰۰/-	۲۲۵ " "	"
۴	AD7/19	شکر خان صبانی	جاجڑ	ایضاً	۲۵-۵-۷۵	۷۰۰/-	۶۵	۶۵۰/-	۱۰۵ ½ " "	"
۵	AD7/40	فوج کے زیر نگرانی	جاکرنگی	ٹریک بنانا ہے	۱-۲-۷۵	۶۶۰۰/-	۶۶۰	۶۶۰۰/-	۱۱۰۵ " "	"
۶	AD7/16	سردار عبداللہ خان	پکھ	بندات	۱۲-۵-۷۵	۲۰۰۰/-	۱۸۰	۱۸۰۰/-	۲۰۲ " "	"
۷	AD7/30	ملک انور	زیارت	"	۲۶-۵-۷۵	۲۲۰۰/-	۵۰	۱۱۰۰/-	۸۰ " "	"
۸	AD7/12	مومن خان	ایضاً	"	۱-۵-۷۵	۳۰۰/-	۱۰	۱۰۰۰/-	۱۶۰ " "	"
۹	AD14/15	سردار احمد خان	ایضاً	"	۱-۵-۷۵	۱۰۰۰/-	۳۰	۶۰۰۰/-	۱۰۵ " "	"
۱۰	TD15/13	دلاور خان	ایضاً	"	۱-۸-۷۴	۸۳۳۶/-	۱۶۸	۷۴۷۴/-	۴۲۲ " "	"
۱۱	TD15/19	حاجی سیف اللہ	زندرہ	"	۱۴-۴-۷۵	۴۰۰۰/-	۲۰۰	۴۰۰۰/-	۷۰۰ " "	"
۱۲	TD15/12	یہ بلڈوزر خراب ہیں								"
۱۳	W6/1	یہ بلڈوزر خراب ہیں								"
۱۴	W6/2	یہ بلڈوزر خراب ہیں								"
۱۵	AD7/59	عبدالرحیم	ہرنائی	بندات	۱۵-۵-۷۵	۱۰۰۰/-	۸۰	۸۰۰/-	۱۳۰ گیلن ڈیزل	"
۱۶	F6/98	خراب ہیں								
۱۷	F6/79	خراب ہیں								
۱۸	FK56	خراب ہیں								
۱۹	F886	عبدالکریم	سبی	بندات	۶-۵-۷۵	۶۰۰/-	۴۰	۴۰۰/-	۶۵ گیلن ڈیزل	"
۲۰	FK49	جمعہ خان	شاہرگ	"	۱۰-۵-۷۵	۱۰۰۰/-	۸۰	۸۰۰/-	۱۳۰ " "	"

نصیر آباد

نمبر شمار	نام بلڈوزر	نام زمیندار	محل وقوع	کام کی نوعیت	عرصہ	رقم داخل شدہ	کام جو ہو چکا ہے گھنٹے	رقم	ایندھن جو خرچ ہوا
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱-	AD7/34	ڈی سی نصیر آباد	جھٹ پٹ	کھدائی تالاب	۲۴-۵-۷۵	-	۱۱۰ گھنٹے	۱۱۰۰/-	۱۶۸ ۳/۴ گیلن
۲	AD7/17	"	"	"	۲۵-۵-۷۵	-	" ۱۱۰	۱۰۰۰/-	" ۱۶۱
۳.	AD7/68	"	"	"	۲۲-۵-۷۵	-	" ۱۱۲	۱۱۲۰/-	" ۱۸۲
۴	AD7/67	عبدالرحمان جمالی	رحجان	زمین ہموار	۲-۵-۷۵	۲۰۰/-	" ۱۸۰	۱۸۰۰/-	" ۲۹۱ ۱/۲
۵.	AD7/21	میر شاہنواز خان	مُراب پور	"	۱۵-۵-۷۵	۲۰۰۰/-	" ۱۰۰	۱۰۰۰/-	" ۱۶۱
۶	AD7/18	ضیاءالدین	گنداخہ	"	۲۰-۵-۷۵	۱۰۰۰/-	" ۹۰	۹۰۰/-	" ۱۴۶
۷	FB/68	عبدالباری	جھٹ پٹ ایریا	"	۱-۵-۷۵	۱۵۰۰/-	" ۱۲۰	۱۲۰۰/-	" ۱۹۴
۸-	AD14/10	میر رسول بخش	ٹمپل ڈیرہ	"	۱-۵-۷۵	۲۰۰۰/-	" ۸۰	۱۶۰۰/-	" ۲۸۰
۹	FK-54	میر الطاف حسین	"	"	۱۵-۴-۷۵	۵۰۰/-	" ۴۰	۴۰۰/-	" ۶۵
۱۰	FK-51	گل حسن منجو	منجو شوری	"	۱۵-۵-۷۵	۴۰۰/-	" ۴۰	۴۰۰/-	" ۶۰
۱۱	AD7/33	صحراب خان	صحبت پور	"	۱-۵-۷۵	۲۰۰۰/-	" ۱۵۰	۱۵۰۰/-	" ۲۲۱ ۳/۴
۱۲	AD7/35	نبی بخش خان کھوسہ	دولت کارٹی	"	۱-۵-۷۵	۱۵۰۰/-	" ۱۰۰	۱۰۰۰/-	" ۱۶۱
۱۳	AD7/22	عبدالرشید کھوسہ	"	"	۱-۵-۷۵	۲۰۰۰/-	" ۱۵۰	۱۵۰۰/-	" ۲۴۱ ۱/۴
۱۴	AD7/64	میر عبدالقادر		"	۲۲-۵-۷۵	۱۰۰۰/-	۸۰	۸۰۰/-	" ۱۳۰

ضلع کچھی

نمبر شمار	بلڈوزر نمبر	نام زمیندار	محل وقوع	کام کی نوعیت	عرصہ	رقم جمع شدہ	کام جو ہو چکا ہے گھنٹے	کام جو ہو چکا ہے رقم	ایندھن جو خرچ ہوا
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱	AD7-14	زمینداران علاقہ لہڑی	تونیا لہڑی	لٹھوبندی	۱۳-۱۱-۶۴	۵۰,۰۰۰/-	۱۵۰۰	۱۵۰۰۰/-	۲۴۳۷½
۲	AD7-26	DO	〃	〃	۲۲-۱۱-۶۴	〃	۱۰۰۰	۱۰,۰۰۰/-	۱۶۲۵
۳	AD7-52	DO	〃	بنڈات	۱۷-۱۲-۶۴	〃	۸۰۰	۸۰۰۰/-	۱۳۰۰
۴	F-K-46	DO	〃	〃	۱۶-۳-۶۵	〃	۲۰۰	۲۰۰۰/-	۳۲۵
۵	AD7-36	حاجی میر مراد خان ڈومکی	〃	〃	۱۵-۴-۶۵	۳۰۰۰/-	۲۰۰	۲۰۰۰/-	۳۲۵
۶	F.K-58	صوفی عبدالرحمٰن	مشکاف	〃	۲۰-۵-۶۵	۵۰۰/-	۵۰	۵۰۰/-	۸۱
۷	AD7-13	حاجی قادر بخش	مہر گڑھ	لٹھوبندی	۲۰-۵-۶۵	۱۰۰۰/-	۴۰	۴۰۰/-	۶۵
۸	AD14-8	نوت علی ولد امام دین وغیرہ	سراج آباد	〃	۱۶-۵-۶۵	۵۰۰۰/-	۱۰۰	۲۰۰۰/-	۳۵۰
۹	FQ-88	میاں یار محمد بھاگ	نوشیرہ	بنڈات	۱-۵-۶۵	۲۰۰۰/-	۱۸۰	۱۸۰۰/-	۲۹۲½
۱۰	AD7-10	نور محمد ولد احمد خان بھاگ	احمد واڑہ	〃	۱۵-۴-۶۵	۱۷۰۰/-	۱۵۰	۱۵۰۰/-	۵۲۵
۱۱	AD14-9	میر عبدالباقی خان	مہال	〃	۱۵-۵-۶۵	۱۰۰۰/-	۴۰	۸۰۰/-	۶۵
۱۲	AD7-23	امیر علی احمد فقیر	گندھاوہ	〃	۲۵-۵-۶۵	۵۰۰/-	۴۰	۴۰۰/-	۶۵
۱۳	FQ-93	میر محمد حسن	میر حسن کیمپ	〃	۱-۴-۶۵	۸۰۰/-	۷۰	۷۰۰/-	۱۱۴

۱۴ BTD20-9
۱۵ FQ-108
۱۶ TD15-18
۱۷ TD15-17
۱۸ AD20-31

(۱۴ تا ۱۸) ورکشاپ ڈھاڈر زیر مرمت

ضلع مری بگٹی

نمبر شمار	بلڈوزر نمبر	نام زمیندار	محل وقوع	کام کی نوعیت	عرصہ	رقم جمع شدہ	کام جو ہو چکا ہے گھنٹے	رقم	ایندھن ڈیزل
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱	AD7/6	یہ بلڈوزر مری	ڈیرہ بگٹی	متفرق	دسمبر۷۲ء	رقم کی ادائیگی	۲۳۶	۲۳۶۰/-	۳۰۰ گیلن
۲	AD7/7	بگٹی ایجنسی	"	کام زمیندار	"	پیپلز	۱۷۲	۱۷۲۰/-	۲۸۰ "
۳	AD7/8	میں پولیٹیکل	"	وغیرہ	"	ورکس	۶۲	۶۲۰/-	۱۰۱ "
۴	AD7/9	ایجنٹ کوہلو	"	ترقیاتی	"	پروگرام	۲۲۵	۲۲۵۰/-	۲۶۵ "
۵	AD7/1	و آفیسران	کوہلو	منصوبوں	"	کے تحت	۷۸۵	۷۸۵۰/-	۱۲۷۵ "
۶	AD7/2	فوج کی		پر لگائے	"	پولیٹیکل ایجنٹ	۵۹۸	۵۹۸۰/-	۹۷۲ "
۷	AD7/3	زیر نگرانی	"		"	کی توسط	۶۰۳	۶۰۳۰/-	۹۸۰ "
۸	AD7/4	مختلف زمینداروں	"	ہیں۔	"	سے	۵۲۴	۵۲۴۰/-	۸۵۱ "
۹	AD7/5	کا کام کر	"		"	ہوئی	۷۳۰	۷۳۰۰/-	۱۱۸۶ "
۱۰	AD7/66	رہے ہیں	"		"	ہے	۳۰۲	۳۰۲۰/-	۶۵۴ "
۱۱	F6/85		"		"		جنوری ۱۹۷۵ء سے خراب کھڑا ہے۔		

میر شاہنواز خان شاہلبانی۔ ضمنی سوال:۔ کیا وزیر زراعت ازراہ کرم بتلائیں گے کہ جن کو یہ بلڈوزر دیئے جاتے ہیں اُن کے لئے وقت کی قید ہے یا جتنا عرصہ چاہے وہ رکھ سکتے ہیں؟

وزیر زراعت۔ کوشش یہ کی جاتی ہے کہ بلڈوزر زیادہ سے زیادہ ضرورت مند لوگوں کو دیئے جائیں زمیندار صاحبان کو بھی دیئے جاتے ہیں۔ بعض لوگ اپنا کام جلدی ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں مگر بعض ایسے بھی ہیں جو پیسے داخل کراتے جاتے ہیں اور بلڈوزر کو استعمال میں رکھتے ہیں۔ بعض زمینداروں نے کافی کام کروانا ہوتا ہے تو وہ انکو استعمال میں رکھتے ہیں تو کوشش یہ ہوتی ہے کہ ضرورت مند لوگوں کو

یہ دیئے جائیں۔

مسٹر محمود خان اچکزئی - کیا وزیر صاحب تبلائیں گے کہ ایک بلڈوزر کو اوسطاً ایک دن میں کتنا کام کرنا چاہیئے ؟

وزیر زراعت - کم از کم آٹھ گھنٹے کام کرنا چاہیئے -

مسٹر محمود خان اچکزئی - ضلع کوئٹہ کو دیکھئے صفحہ ۸ پر ایک حاجی عبدالخالق نہر کے ہیں - ہمواری زمین کے لئے ۸۵-۳-۲ سے ۱۳ سے کام چل رہا ہے اور صرف ۵ گھنٹے کام کیا ہے ایسا کیوں ہے ؟

وزیر زراعت - یقیناً مشین میں کوئی نہ کوئی خرابی واقع ہوگئی ہو گی اور جس نے بلڈوزر استعمال کیلئے حاصل کیا اس نے اسکی مرمت کے لئے اسے روکا ہوگا۔ میں حالات کا جائزہ لیکر آپکو اس ضمن میں مفصل جواب دونگا -

مسٹر محمود خان اچکزئی - اس عرصہ میں کیا آپ بتا دیں گے کہ اس نے کتنا کام کیا۔ صفحہ ۱۸ پر حاجی منان سریاب کا نام درج ہے ہمواری زمین کے لئے بلڈوزر سے ۸۵-۲-۱۲ سے کام چل رہا ہے۔ ۵۷ گھنٹے ان کے پاس بلڈوزر رہا اور کام انہوں بہت کم کیا تقریباً چار ماہ میں ۵۷ گھنٹے اس کی کیا وجہ ہے۔

وزیر زراعت - میں عرض کروں کہ نئے بلڈوزر آرہے ہیں۔ مشینری میں ایسے پرزے بھی تھے جنکو پہلے نظر کیا جاتا ہے اور وہ کام میں نہیں آئے بعض اوقات پرزے کو تبدیل بھی کرنا پڑتا ہے۔ اور بعض اوقات ایجنٹس مشینری کو چیک بھی کرتے ہیں۔ جسکی وجہ سے خاطر خواہ کام نہیں ہوتا۔ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ نئے بلڈوزر آرہے ہیں -

مسٹر محمود خان اچکزئی - ۵۷ گھنٹے بلڈوزر چلایا جائے اور کام اتنا کم ہو اسکی کیا وجہ ہے ؟

وزیر زراعت۔ میں نے عرض کیا مشینری میں بعض اوقات خرابی واقع ہو جاتی ہے۔ اور بھی عوامل ہوتے ہیں۔ بہرحال میں معلوم کر کے آپکو بتلا دونگا۔

مسٹر محمود خان اچکزئی۔ ضلع پشین میں نمبر شمار ۲ پر عبدالحلیم کا نام درج ہے ہمواری زمین کے لئے ۳۰ $\frac{5}{75}$ سے بلڈوزر چل رہا ہے اور ۱۴$\frac{1}{2}$ گیلن تیل خرچ ہوا اور اس سے اوپر ۲۴۴ گیلن دکھایا گیا ہے تو اتنا فرق کیوں ہے؟

وزیر زراعت۔ آپ نے اس چیز کو پوائنٹ آؤٹ کیا ہے۔ میں تحقیقات کرونگا کہ کیا واقعی مشینوں میں کوئی فرق آگیا ہے یا یہ کہ لکھنے میں کچھ فرق ہو گیا ہے۔

مسٹر محمود خان اچکزئی۔ کوئٹہ اور پشین میں بلڈوزر کی کل تعداد ۱۸ ہے جبکہ صرف ضلع کچھی کو ۸ اسلئے ہیں کیا آپکا خیال ہے کہ کوئٹہ اور پشین میں بلڈوزروں کا کوئی کام نہیں ہے یا یہ کہ کچھی پر ہی آپکی نظر کرم ہے؟

وزیر زراعت۔ چونکہ میں ضلع کچھی سے منتخب ہو کر آیا ہوں لہذا آپنے اس کا نام لے لیا ہے۔ آپنے تو اصل سوال ضلع کوئٹہ کی نسبت کیا ہے کہ اسکو بلڈوزر زیادہ ملیں تو میں عرض کروں کہ کوئٹہ کا ضلع رقبے میں چھوٹا ہو گیا ہے۔

مسٹر محمود خان اچکزئی۔ میں پوچھتا ہوں کہ کوئٹہ اور پشین میں بلڈوزر اس قدر کم کیوں ہیں یہ زیادتی معلوم ہوتی ہے ایسا کیوں ہے؟

وزیر زراعت۔ ہم زیادہ کر دیں گے۔

میر نصرت اللہ سنجرانی۔ کیا وزیر صاحب بتلائیں گے کہ بلڈوزروں کی صرف زمیندار

لوگ ہی استعمال کرتے ہیں یا ٹھیکیدار بھی استعمال کرتے ہیں ؟

وزیر زراعت ۔ عرض یہ ہے کہ پالیسی یہ ہے بلڈوزر صرف زمینداروں ہی کو دیئے جائیں یا جن زمینداروں سے محکمہ زراعت کوئی کام کروا رہا ہو۔ انکو دیئے جاتے ہیں اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض اوقات کسی روڈ پر کام زیادہ ہوتا ہے تو ہمیں کہا جاتا ہے کہ سڑک کے ٹھیکے داروں کو دیئے جائیں۔ تاکہ وہ کام مکمل کر سکیں یقیناً یہ ہو سکتا ہے کہ بلڈوزر کسی سڑک پر کام کر رہا ہوگا ۔

میر نصرت اللہ سنجرانی ۔ میرا خیال ہے کہ کانوں میں استعمال کیا جاتا ہے ۔

وزیر زراعت ۔ یہ کانوں میں کام کرنے کے لئے نہیں ہیں۔

مسٹر محمود خان اچکزئی آٹھ بلڈوزر غیر زرعی کام کرنے کے لئے دیئے ہوئے ہیں؟

وزیر زراعت ۔ میں نے احکام دے دیئے ہیں کہ جو بلڈوزر سڑک پر کام کر رہے ہیں انکو واپس لیا جائے ۔

مسٹر محمود خان اچکزئی ۔ وزیر صاحب نے فرمایا کہ بلڈوزر کام کی نوعیت کے مطابق دیئے جاتے ہیں۔ پہاڑی علاقوں کو ٹریٹر اور پشین جیسی جگہوں پر کام سخت نوعیت کا ہوتا ہے۔ لیکن انکو بلڈوزر کم ملتے ہیں اسکی کیا وجہ ہے ؟

وزیر زراعت ۔ یہ محکمانہ چیز ہے محکمہ کی رائے ہوتی ہے آپ چاہے اس سے اتفاق کریں یا نہ کریں یہ آپکی اپنی مرضی ہے ۔

نوابزادہ تیمور شاہ جوگیزئی ۔ جہاں تک نواب صاحب نے فرمایا اسکی روشنی میں۔ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ تیرہ بلڈوزر پرانے ہیں لیکن اصل صورت یہ ہے کہ چھ نئے ہیں اور سات بلڈوزر

پرانے ہیں اُن میں سے ایک کام کر رہا ہے اور باقی چھ بیکار پڑے ہوئے ہیں۔ چار بلڈوزر ٹھیکیداروں کے کام پر ہیں تو بلڈوزر صرف سات عدد ہیں۔ سترہ نہیں ہیں۔ میں نے ٹیلی فون کر کے معلوم کیا تھا اور نقل بھی منگوائی تھی آپ اُسے دیکھ سکتے ہیں کہ ۶ عدد بلڈوزر نئے ہیں اور سات پرانے۔

وزیر زراعت ۔ عرض یہ ہے کہ جو دیئے ہوئے اعداد و شمار دیئے گئے ہیں۔ اُن کی روشنی میں عرض کر رہا ہوں کہ ژوب میں سات پرانے ہیں اور ۱۰ عدد نئے ہیں۔ جہاں تک بلڈوزروں کے استعمال کا مسئلہ ٹھیکے داروں کے متعلق ہے میں نے آرڈرز دے دیئے ہیں کہ وہ اُن سے واپس لئے جائیں۔

مسٹر محمود خان اچکزئی ۔ ٹھیکے داروں کو بھی وہ آپکے کہنے پر دیئے جاتے ہیں۔ سمجھتا ہوں کہ جو اعداد و شمار آپکے پاس ہیں وہ غلط ہیں۔

وزیر زراعت ۔ یہ تو آپکی اپنی رائے ہے آپ جس طرح چاہے سمجھ لیں میں نے حقیقت بیان کر دی۔ آپ جیسا کہ خیال کرتے ہیں کہ وزیروں کے کہنے پر دیئے جاتے ہیں تو یہ آپ کہہ رہے ہیں جہاں تک ٹھیکے داروں کا تعلق ہے میں نے احکامات دے دیئے ہیں کہ یہ فوراً واپس کئے جائیں۔

نوابزادہ تیمور شاہ جوگیزئی ۔ جناب والا! میں گذارش کرونگا کہ جو چار بلڈوزر مسلم باغ میں ہیں اور ٹھیکیدار اپنے کاموں کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ اگر آپ ان چار بلڈوزروں کو قلعہ سیف اللہ بھیج دیں تو ہمارے پاس قلعہ سیف اللہ کے سات بلڈوزر ملا کر گیارہ ہو جائیں گے جیسا کہ آپ نے وعدہ کیا تھا کہ ہم آپ کو پندرہ بلڈوزر دیں گے۔ اس طرح ہمارے پاس پندرہ ہو جائیں گے اور ہمارا جو مطالبہ تھا وہ پورا ہو جائے گا۔

وزیر زراعت ۔ اس پر غور کیا جائے گا۔

(آپس میں باتیں)

مسٹر اسپیکر۔ دو ممبر زبیک وقت نہیں ....

نوابزادہ تیمور شاہ جوگیزئی۔ جناب والا! جیسا کہ میں نے آپ سے عرض کیا کہ چار بلڈوزر مسلم باغ کے ہمیں دے دیئے جائیں۔ اس کے علاوہ جو ہمارے پاس چھ بیکار حالت میں موجود ہیں وہ آپ ایس لے لیں۔

وزیر زراعت۔ جناب والا! ممکن ہے کہ وہاں پر جن ٹھیکیداروں کے پاس بلڈوزر ہیں ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ ایریگیشن کا کام بھی کرتے ہوں۔ جس سے وہاں کے لوگوں کو فائدہ ہو۔ اگر اس سے زمینداروں کو واقعی فائدہ اور سہولت ہے تو اُسے ہرگز نہیں روکنے دیا جائے گا۔ اگر ایسا نہیں ہے بلکہ ٹھیکیدار انہیں غلط استعمال کر رہے ہیں تو اس کے لئے ہم مؤثر اقدامات کریں گے۔
(آپس میں باتیں اور شور)

مسٹر اسپیکر۔ آپ لوگ میری گذارش سنیں کہ ایوان میں اس طرح سے بحث نہیں ہوتی جیسا کہ ڈویژنل کونسل میں ہوتی ہے۔ یہ اسمبلی ہے اگر آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے تو وہ آپ ضرور کریں۔ یوں ایک دوسرے سے غیر ضروری بحث میں اُلجھنا اسمبلی کے آداب کے خلاف ہے۔

میر صابر علی بلوچ۔ جناب والا! انہوں نے کہا تھا کہ ہمیں کہا جاتا ہے کہ یہ بلڈوزر ٹھیکیداروں کے حوالے کردیں تاکہ وہ سڑکوں کا کام کریں میں چاہتا ہوں کہ وہ اس بات کی وضاحت کریں کہ انہیں کون کہتا ہے؟

مسٹر اسپیکر۔ میر صابر علی! انہوں نے آپ کو بتا دیا کہ انہیں ممبرز اور وزراء کہتے ہیں۔
(قطع کلامیاں)

مسٹر اسپیکر۔ محمود خان آپ مداخلت نہ کریں۔

مسٹر محمود خان اچکزئی۔ جناب کون کر رہا ہے ؟

مسٹر اسپیکر۔ محمود جان یوں تو نہیں ہوتا ہے۔ اسمبلی کے کچھ قواعد ہوتے ہیں۔

مسٹر محمود خان اچکزئی۔ .... ×××

وزیر زراعت۔ جناب والا! کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ ضمنی سوالوں کی بھی کوئی حد ہوتی ہے یا نہیں ؟ اور کیا ہر ممبر جتنے ضمنی سوال پوچھنا چاہے پوچھ سکتا ہے ؟

وزیر اعلیٰ۔ یہ اسپیکر صاحب پر منحصر ہے ۔

مسٹر اسپیکر۔ ایسے کوئی قواعد نہیں ہیں ۔

مسٹر محمود خان اچکزئی۔ .... ×××

وزیر صاحب کے جزو (ھ) کے جواب کے سلسلہ میں ان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ بوستان سے ایک زمیندار سعید خان نے بلڈوزر کے لئے دو سال پہلے پیسے جمع کئے تھے اسے ابھی تک بلڈوزر نہیں ملا ہے ۔

(باتیں اور شور)

وزیر زراعت۔ اگر اس قسم کی کوئی ناانصافی کی گئی ہے تو ہم اسکا ازالہ کرنے کی کوشش کریں گے۔

مسٹر اسپیکر۔ اگلا سوال محمود خان اچکزئی۔

مسٹر محمود خان اچکزئی۔ جناب والا! مجھے اس کا جواب ابھی ملا ہے لحاظ اسے اگلی مرتبہ کے لئے ملتوی کر دیا جائے ۔

××× اسپیکر کے حکم سے تقریر کے اس حصّے کو حذف کر دیا گیا ۔

مسٹر اسپیکر۔ سوال نمبر ۸۳۲ اگلی مرتبہ کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اگلا سوال

*۸۳۳۔ مسٹر محمود خان اچکزئی۔ کیا وزیر زراعت یہ بیان کریں گے کہ۔

(الف) کیا حکومت کو علم ہے کہ زراعت کی ترقی کے لئے منگائے ہوئے بلڈوزروں میں سے کچھ زمینداروں کے ریٹ پر ٹھیکیداروں کے پاس چلتے رہے ہیں ؟

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں ؟

وزیر زراعت۔

(الف) محکمہ کو اس نوعیت کی شکایت موصول نہیں ہوئی ہے ۔

(ب) جواب نفی میں ہے ۔

*۸۳۴۔ مسٹر محمود خان اچکزئی: کیا وزیر خوراک ازراہ کرم بیان کریں گے کہ۔

(الف) محکمہ خوراک میں اس وقت ۱۸، ۱۷ گریڈ کی کل کتنی اسامیاں ہیں۔

(ب) ان آسامیوں پر کن کن حضرات کی تعیناتی ہے ؟

(ج) ۱۸ گریڈ کی آسامیاں ترقی سے پر کی جاتی ہیں یا براہ راست تعیناتی کے ذریعہ ؟

(د) اگر محکمانہ ترقی سے پر کی جاتی ہیں ؟ تو کیا محکمہ خوراک میں اس وقت ۱۸ گریڈ پر تعینات سب آفیسر اس تعیناتی سے پہلے فوڈ ڈیپارٹمنٹ سے منسلق تھے ۔

(س) کیا ۱۸ گریڈ پر تعینات ایسا کوئی افسر ہے جو اس سے پہلے کسی اور محکمہ سے منسلق تھا ؟

(ص) اگر (س) کا جواب اثبات میں ہے تو اس افسر یا افسران کے نام کیا ہیں اور وہ سابقہ محکمہ میں کس گریڈ کی آسامی پر تعینات تھے ؟

(ش) کیا یہ صحیح ہے کہ حکومت نے اپنے نوٹیفکیشن نمبر (S&GAD) 33-58/7480 I بتاریخ ۱۱ اگست ۱۹۷۴ء کے ذریعہ ایک آدمی مسمی گلزار خان مرکا کو ڈپٹی ڈائریکٹر فوڈ کے عہدے پر تعینات کیا ؟

(ص) گلزار خان مری اس سے پہلے کس محکمہ میں اور کس گریڈ کی آسامی پر کام کرتے تھے ؟
(ض) کیا گلزار خان مری سے سینئر اور کوالی فائیڈ فوڈ ڈیپارٹمنٹ میں موجود نہیں تھے ؟
(ط) اگر فوڈ ڈیپارٹمنٹ میں افسر مذکور سے سینئر اور کوالی فائیڈ لوگ موجود تھے تو پھر ان کی حق تلفی کیوں کی گئی ؟
(ظ) کیا یہ حقیقت ہے کہ مسٹر گلزار مری کی تعیناتی کے بارے میں سلیکشن کمیٹی نے کوئی سفارش نہیں کی جس کے بغیر تقرری نہیں ہو سکتی ۔
(ع) کیا گلزار مری کی تعیناتی کے خلاف کسی افسر نے درخواست دی تھی ؟
اگر ہاں تو وہ کون تھا اور اس کی درخواست کا کیا بنا ؟ اس درخواست کی ایک نقل ایوان کی میز پر رکھی جائے ؟
(غ) کیا یہ حقیقت ہے کہ درخواست دینے والے افسر کو اسی گناہ کی پاداش میں کوئٹہ سے درخواست دینے کے فوراً بعد تبدیل کر دیا گیا ۔

وزیر خوراک (سردار غوث بخش رئیسانی)

(الف) محکمہ خوراک میں گریڈ ۱۸ کی منظور شدہ آسامیاں دو اور گریڈ ۱۷ کی پانچ ہیں ۔
(ب) گریڈ ۱۸ کی دو آسامیوں میں سے ایک پر خان عبدالرحیم خان بطور ڈائریکٹر خوراک اور دوسری پر مسٹر گلزار خان مری بطور ڈپٹی ڈائریکٹر متعین ہیں ۔ گریڈ ۱۷ کی پانچ اسسٹنٹ ڈائریکٹروں کی آسامیوں میں سے چار پر ۔ (۱) سردار نور احمد خان محمد زئی ۔
(۲) مسٹر اسد خان لونی (۳) مسٹر عصمت اللہ لونی اور سید معصوم شاہ بخاری متعین ہیں ۔
(ج) ڈائریکٹر فوڈ کی آسامی سابقہ سی۔ ایس۔ پی یا پی۔ سی۔ ایس کیڈر سے پر کی جاتی ہے ۔ جبکہ ڈپٹی ڈائریکٹر کی آسامی قواعد کے مطابق ترقی کے ذریعے پر کیا جانا چاہیئے ۔
(د) جی نہیں ۔ ڈپٹی ڈائریکٹر کی پوسٹ پر متعین آفیسر اس تعیناتی سے قبل محکمہ خوراک کی سروس میں نہیں تھے ۔
(ہ) جی ہاں ۔ ملاحظہ ہو شق (د) کا جواب ۔
(س) گلزار خان مری ، وہ سابقہ محکمہ بلدیات میں گریڈ ۱۷ میں متعین تھے ۔
(ش) جی ہاں مذکورہ نوٹیفکیشن کے مطابق مسٹر گلزار خان مری کو اپنے رینک Rank

اور گریڈ میں بطور قائمقام ڈپٹی ڈائریکٹر تعینات کیا گیا تھا۔ اور ایک دوسرے نوٹیفیکیشن نمبر PF - 8 - F 75 (SO ج) مورخہ ۳ فروری ۱۹۷۵ء کے مطابق ان کو ایڈہاک بنیاد پر گریڈ ۱۸ میں بطور ڈپٹی ڈائریکٹر فوڈ محکمہ خوراک حکومت بلوچستان میں مقرر کیا گیا ہے۔

(ص) اس سے پہلے مسٹر گلزار خان مری محکمہ بلدیات میں گریڈ ۱۷ کے آفیسر تھے۔ اور بطور پرائیویٹ سیکرٹری سینیئر منسٹر حکومت بلوچستان کام کر رہے تھے۔

(ض) سید معصوم شاہ بخاری کی اپیل ہے۔ کہ وہ چونکہ صوبہ مغربی پاکستان میں بطور (Food Technologist) محکمہ خوراک میں متعین تھے۔ اور مورخہ یکم جولائی ۱۹۷۰ء سے وہ صوبہ بلوچستان میں بطور اسسٹنٹ ڈائریکٹر تعینات ہیں اس لئے وہ سینیئر ہیں ان کی اپیل محکمہ ملازمت ہائے میں زیر غور ہے۔

(ط) جواب جز (ض) میں دیا گیا ہے۔

(ظ) یہ درست ہے۔ کہ مسٹر گلزار خان مری کا کیس سلیکشن بورڈ کے سامنے پیش نہیں کیا گیا کیونکہ ان کی ایڈہاک تعیناتی کی منظوری کابینہ نے دی تھی۔ بہرحال ان کا کیس پبلک سروس کمیشن کو بھیجا جائے گا۔ مروجہ سروس ایکٹ کے مطابق ایڈہاک تقرری کی جاسکتی ہے۔

(ع) جی ہاں، مجھے محکمہ خوراک نے اب بتلایا ہے کہ معصوم شاہ بخاری اسسٹنٹ ڈائریکٹر نے مسٹر گلزار خان مری کی تعیناتی کے خلاف اگست ۱۹۷۴ء میں درخواست چیف سیکرٹری حکومت بلوچستان کو سیکرٹری فوڈ کے توسط سے دی تھی جو غالباً اب تک محکمہ ملازمتہائے وعمومی نظم ونسق کے زیر غور ہے۔ درخواست کی نقل پیش ہے۔

(غ) یہ درست نہیں۔ مسٹر معصوم شاہ بخاری کو فروری ۱۹۷۵ء میں پبلک سروس کے مفاد میں۔ کوئٹہ سے تبدیل کیا گیا۔ جب کہ انہوں نے اپنی اپیل اگست ۱۹۷۴ء میں دائر کی تھی۔

مسٹر محمود خان اچکزئی۔ (ضمنی سوال) میرے سوال کے جزو (س) کے جواب میں وزیر صاحب خود تسلیم کرتے ہیں کہ مسٹر گلزار خان مری سابقہ محکمہ بلدیات میں گریڈ نمبر ۱۷ میں متعین تھے" یعنی انکی ترقی براہ راست ہوئی ہے۔ اور انکو لوکل گورنمنٹ سے تعینات کیا ہے جبکہ اُن کے اپنے محکمہ میں اپنے سینیئر آفیسرز تھے۔

وزیر خوراک۔ جی ہاں! میں اس آفیسر کو اس قابل سمجھتا تھا کہ اُسے اس آسامی پر آنا چاہیئے اور

اسکی تعیناتی ایڈہاک بنیادوں پر قواعد کے مطابق ہوئی ہے۔

مسٹر محمود خان اچکزئی۔ آپ سمجھنے کی کوشش نہیں کر رہے ہیں۔ آپکا جواب ہے، کہ وہ محکمہ بلدیات میں تھے۔ یعنی آپ لوکل گورنمنٹ اور محکمہ حیوانات وغیرہ سے آفیسر لاکر یہاں تعینات کرتے ہیں، کیوں؟

وزیر خوراک و زراعت۔ میں نے اسکا جواب ابھی جناب کو دیدیا ہے۔

مسٹر محمود خان اچکزئی۔ آپ پھر وہی سوال کر جز (ف) کے جواب میں آپ خود تسلیم کرتے ہیں۔ کہ سید معصوم شاہ بخاری آپکے محکمہ کے سینئر آفیسر ہیں۔ تو پھر اس آفیسر نے کیا قصور کیا ہے کہ اسکو ترقی نہیں دیگئی؟ اور اسکو حق نہیں دیا گیا؟

وزیر خوراک۔ کیا فرمایا؟ اس نے کیا قصور کیا ہے؟

مسٹر محمود خان اچکزئی۔ جی ہاں! یہ اسکا حق تھا۔

وزیر خوراک۔ اس نے قصور نہیں کیا ہے۔ اور اسکی اپیل زیر غور ہے۔

مسٹر محمود خان اچکزئی۔ اپیل تو تعیناتی اور ترقی کے بعد ہوا کرتی ہے۔

وزیر خوراک۔ میں نے کہا ہے کہ تعیناتی ایڈہاک بنیاد پر کی گئی ہے۔

مسٹر محمود خان اچکزئی۔ اور اسکو دوسرے محکمے سے لایا گیا تھا؟

وزیر خوراک۔ اس وقت وہ وزیر خوراک کے پرائیویٹ سیکرٹری کی حیثیت سے کام کر رہے تھے۔

میر صابر علی بلوچ۔ (ضمنی سوال) جز (ف) کے جواب میں کہا گیا ہے کہ "یہ درست ہے کہ گلزار خان مری کو کسی سلیکشن بورڈ کے سامنے پیش نہیں کیا گیا۔ کیونکہ اس کی منظوری کابینہ نے دی تھی۔" میں پوچھتا ہوں کہ کیا اس سے پہلے بھی کسی کو ایڈ ہاک بنیادوں پر تعینات کیا گیا ہے یا یہ اپنی نوعیت کا پہلا کیس ہے ؟

وزیر خوراک و زراعت۔ یقیناً ایسا ہی ہوا ہوگا ۔

Mir Sabir Ali Baluch. I don't think so .. ..

Minister for Food. What is your own opinion.

مسٹر اسپیکر۔ مسٹر صابر آپ کا سوال کیا تھا ؟

میر صابر علی بلوچ۔ جناب میں عرض کر رہا تھا کہ سوال کے حصہ (ف) میں کہا گیا ہے کہ مسٹر گلزار خان مری کی تعیناتی ایڈ ہاک بنیاد پر کابینہ کی منظوری سے کی گئی ہے۔ تو اس سلسلہ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا یہ اپنی نوعیت کا پہلا کیس ہے یا اس کے علاوہ بھی کوئی تعیناتی ہوئی ہے ؟

وزیر خوراک۔ میں نے عرض کیا کہ یقیناً ایسا ہوتا ہوگا ۔

مسٹر اسپیکر۔ انکا سوال تو بڑا آسان ہے۔ وہ پوچھ رہے ہیں کہ آیا اس سے پہلے بھی کابینہ نے منظوری دیکر کسی کو ایڈ ہاک بنیاد پر تعینات کیا ہے ؟ آپ کے جواب سے تو معلوم ہوتا کہ آپ کو کوئی علم نہیں ہے ؟

وزیر خوراک۔ اس کے لئے مجھے نیا نوٹس چاہیئے ۔

Mir Sabir Ali Baluch. Then let the Cabinet make such appointments on adhoc basis and consider direct appointments.

توسیلیکشن کمیٹی کی کیا ضرورت ہے آپ خود کابینہ میں فیصلہ کر لیا کریں؟

وزیر خوراک۔ آپ تو تقریر فرما رہے ہیں ....

مسٹر محمود خان اچکزئی۔ "دروغ برگردنِ راوی" سنا ہے اس سلسلے میں آپ نے استعفےٰ بھی پیش کر دیا تھا کہ اسکی تقرری کی جائے؟ ....

مسٹر اسپیکر۔ یہ کونسا ضمنی سوال ہوا کہ آپنے سنا ہے اور "دروغ برگردنِ راوی"

وزیر خوراک۔ واقعی "دروغ برگردنِ راوی" میں نے کوئی استعفےٰ وغیرہ نہیں دیا.......

مسٹر محمود خان اچکزئی۔ وہ تو میں نے کہہ دیا ہے کہ "دروغ برگردنِ راوی"......

مسٹر اسپیکر۔ مسٹر محمود خان! آپ اسمبلی ہال سے بہتر باتیں میرے چیمبر میں کیا کرتے ہیں۔ اب اپنا اگلا سوال پوچھئے۔

٭۸۳۵ مسٹر محمود خان اچکزئی۔ کیا وزیر زراعت صاحب ازراہ کرم بیان کریں گے کہ

(الف) موجودہ صوبائی حکومت نے بلوچستان کی زرعی ضروریات کے لئے جو بلڈوزر منگائے تھے ان میں سے کتنے اب تک بلوچستان پہنچ چکے ہیں اور کتنے پہنچنا باقی ہیں؟

(ب) ہر ضلع میں ان بلڈوزروں سے کس کس زمیندار نے کتنا استفادہ کیا ہے؟ ہر زمیندار کا نام اس کی زمینوں پر بلڈوزروں کے چلنے کا وقت (یعنی گھنٹے) اور اسطرح ہر ضلع سے حکومت بلوچستان کو موصول ہونے والی آمدنی کیا ہے؟ مفصل بیان کیا جائے؟

(ج) اس وقت کس کس ضلع میں کتنے بلڈوزر چل رہے ہیں؟

وزیر زراعت۔

(ا) بلوچستان نے زرعی ضروریات کے لئے ۱۵۰ بلڈوزر راٹی سے منگوائے تھے جو کہ تمام

صوبہ میں پہنچ چکے ہیں اور تمام اضلاع میں کام پر تعینات ہیں۔ ماسوائے ۱۸ بلڈوزروں کے جو حال ہی میں صوبہ میں پہنچے ہیں اور انہیں جوڑنے کے بعد مختلف اضلاع میں کام پر بھیج دیا جائے گا۔ مطلوبہ معلومات جواب اسمبلی سوال نمبر ۸۲۳ جز (ب)۔(ج) کے تحت فراہم کیا جا چکا ہے۔

(ج) اس وقت ہر ضلع میں نئے بلڈوزروں کی تعداد درج ذیل ہے۔

کوئٹہ	پشین	لورالائی	ژوب	سبی	کچھی
۷	۵	۱۴	۱۰	۱۹	۱۰
نصیر آباد	مری بگٹی	خضدار	قلات	چاغی	خاران
۱۱	۱۰	۴	۹	۹	۹
مکران	لسبیلہ	=	جملہ تعداد		
۱۵	۱۰		۱۳۲		

مسٹر محمود خان اچکزئی۔ (ضمنی سوال) شاہلیانی صاحب کے سوال کے جواب میں بتایا گیا تھا کہ ضلع سبی کو نو (۹) نئے بلڈوزر دیئے گئے ہیں جبکہ میرے سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ انیس (۱۹) دیئے گئے ہیں۔ تو اتنا فرق کیسے ہو گیا؟

وزیر زراعت۔ اس میں کچھ چھپائی کی غلطی ہو گئی ہے۔ یا یہ سوالات آگے پیچھے مختلف اوقات میں ملے ہوں گے۔ اسلئے دوسرا سوال آنے تک انہیں اور بلڈوزر فراہم کر دیئے گئے ہوں گے۔ بہرحال میں دیکھوں گا اگر یہ چھپائی کی غلطی ہے تو میں معافی چاہتا ہوں۔

مسٹر محمود خان اچکزئی۔ بہت اچھا بیٹھ جائیے۔

میر صابر علی بلوچ۔ پوائنٹ آف آرڈر! یہ محمود صاحب ہر وزیر سے کہتے ہیں کہ بیٹھ جائیے یہ تو کوئی اچھی بات تو نہیں ہے۔

مسٹر محمود خان اچکزئی۔ آپ مجھ سے مخاطب نہ ہوں اسپیکر صاحب سے مخاطب ہوں۔

میر صابر علی بلوچ ۔ میں اسپیکر صاحب ہی سے مخاطب ہوں ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر اسپیکر ۔ اگلا سوال ۔

نمبر ۸۳۸ ۔ مسٹر محمود خان اچکزئی ۔ کیا وزیر خوراک ازراہ کرم بیان کریں گے کہ :-

(الف) کیا یہ صحیح ہے کہ وزیر خوراک کے اسٹینو گرافر مسٹر علی احمد گریڈ نمبر ۱۱ میں تھے ؟

(ب) کیا یہ بھی صحیح ہے کہ مسٹر علی احمد کو محکمۂ خوراک میں بطور اے ، ایف ، سی تعینات کیا گیا جو گریڈ نمبر ۸ کی آسامی ہے ؟

(ج) اگر (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو یہ تقرری قواعد کے مطابق ہوئی ہے اور اگر جواب اثبات میں ہے تو کس قاعدہ کے مطابق ؟

(د) کیا وزیر موصوف کے علم میں متذکرہ بالا کیس کے علاوہ سارے بلوچستان میں کوئی دوسری نظیر ہے ؟

وزیر خوراک ۔

(الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) مسٹر علی احمد اسٹینو گرافر محکمۂ ملازمت اور عمومی نظم نسق کا ملازم ہے ۔ اس نے اے ۔ الف ۔ سی ۔ کی تقرری کے لئے اپنے محکمہ کے ذریعہ محکمہ خوراک کو درخواست دی تھی ۔ اس کی کارکردگی اور سابقہ ملازمت کے ریکارڈ کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کا تقرر بطور اے ۔ ایف ۔ سی کیا گیا ہے ۔ اس آسامی پر براہ راست بھرتی کے لئے امیدوار کو گریجویٹ ہونا چاہیئے ۔ مگر علی احمد اسٹینو گرافر میٹرک پاس ہے لہذا اس کی تعیناتی کے لئے قواعد کو Relax کیا گیا ہے ۔ جو کہ حکومت کے دائرہ اختیار میں ہے ۔

(د) سوال واضح نہیں ہے اگر سوال RELAXATION کی نظیر سے متعلق ہے تو ہر سرکاری ملازمت کے سروس رولز میں RELAXATION کی دفعہ موجود ہے ۔

مسٹر محمود خان اچکزئی ۔ ضمنی سوال ، کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ جب کسی کی کارکردگی اچھی ہوتی ہے تو اسے ترقی دی جاتی ہے یا نیچے لایا جاتا ہے ؟

وزیر زراعت ۔ وہ اسٹینو گرافر شارٹ ہینڈ اور ٹائپنگ سے تنگ آگیا تھا اور اسکی وجہ سے بیمار بھی ہو گیا تھا اسلیئے اس نے کہا کہ اُسے کسی اور کام پر لگا دیا جائے ۔

میر صابر علی بلوچ ۔ جس طرح آپ کے سیکرٹری محکمہ خوراک میں آنا چاہتے ہیں ۔

وزیر زراعت ۔ یہ تو آپ مولوی صاحب سے پوچھیئے ۔

مسٹر محمود خان اچکزئی ۔ (ضمنی سوال) میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جب کسی ملازم کی کارکردگی بہتر ہوتی ہے تو اسے ترقی دی جاتی ہے۔ نیچے نہیں لایا جاتا لیکن اس ملازم کو گریڈ ۱۱ سے گریڈ ۸ میں لگا یا گیا ہے تو کیا اسکی کارکردگی خراب تھی ؟

وزیر زراعت ۔ جس کارکردگی کے تحت وہ گریڈ ۱۱ میں تھا اس کارکردگی سے وہ تنگ آگیا تھا اور اسکی صحت پر برا اثر پڑ رہا تھا جس کی وجہ سے وہ فیلڈ میں جانا چاہتا تھا تو اس کے کہنے کے مطابق جو ملازمت وہ چاہتا تھا وہ اُسے دے دی گئی ۔

مسٹر محمود خان اچکزئی ۔ ابھی آپنے کہا کہ اسکی بیماری کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسا کیا گیا۔ تو کیا اس نے محکمہ کو کوئی میڈیکل سرٹیفیکیٹ دیا تھا ؟

وزیر زراعت ۔ یہ تو نیا سوال ہے ۔ میں پوچھ کر ہی بتا سکتا ہوں ۔

مسٹر محمود خان اچکزئی ۔ (ضمنی سوال) کیا اس کیس کے علاوہ کوئی کیس ایسا ہے کہ

جس میں کسی ملازم کو ترقی کی بجائے تنزلی کی جانب لایا گیا ہو اور پھر وہ بھی ایف، سی کی آسامی پر ؟

وزیر زراعت ۔ اگر یہ ایسا کیس نہ ہوتا تو آپ سوال ہی نہ کرتے ۔

مسٹر محمود خان اچکزئی ۔ تو بے نظیر کا کام ہے نا ؟

وزیر زراعت ۔ اگر کوئی شخص چاہتا ہے کہ اسکا گریڈ نیچے ہو جائے تو آپ کو اور ہمیں کیا اعتراض ہو سکتا ہے ؟

مسٹر محمود خان اچکزئی ۔ ایک ذمہ دار وزیر کی حیثیت سے کیا آپ نے یہ سوچنے کی زحمت گوارا کی ہے کہ ایک آدمی تین گریڈوں کو چھوڑ کر نیچے کیوں آ رہا ہے ؟

وزیر زراعت ۔ اسکا جواب تو میں نے دے دیا ہے کہ اسکی صحت پر اثر پڑ رہا تھا ۔

مسٹر محمود خان اچکزئی ۔ آپ ذرا مجھے سمجھنے کی کوشش کریں میں کہہ رہا ہوں کہ کیا ایک ذمہ دار وزیر کی حیثیت سے آپ نے یا تعیناتی کرنے والے لوگوں نے یہ سوچا ہے کہ ایک آدمی گریڈ ۱۸ سے اے، ایف، سی کی پوسٹ پر کیوں آ رہا ہے ؟ آخر اس پوسٹ میں رکھا ہی کیا ہے ؟

وزیر زراعت ۔ میں نے تو اپنی زندگی شک و شبہ کی بنیاد پر نہیں گذاری ۔

مسٹر اسپیکر ۔ اگلا سوال میر شاہنواز خان شاہیانی ۔

(اس موقع پر وزیر منصوبہ بندی و ترقیات) جواب دینے کے لئے کھڑے ہوئے)

میر صابر علی بلوچ ۔ جناب والا ! متعلقہ وزیر مولوی صالح ہیں اس لئے وہی جواب دیں ۔

مسٹر اسپیکر :- جواب تو وزیر منصوبہ بندی کو ہی دینا ہے اس وقت یہی اس کے وزیر ہیں اسلئے یہی جواب دیں گے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات جناب والا! وزیر اعلیٰ جس وزیر کو جو محکمہ چاہیں دے سکتے ہیں۔

۷۹۴*۔ حاجی میر شاہنواز خان شاہلیانی۔

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم فرمائیں گے کہ ۔
نصیر آباد کے نیئے ضلع بننے کی وجہ سے اس کے ترقیاتی اسکیموں کے لئے سالِ رواں میں کتنی رقم دی جائے گی ۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔ (سردار عزت بخش رئیسانی) نصیر آباد کا ضلع حال ہی میں وجود میں آیا ہے ۔ اور سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل اسکیموں کے لئے رقوم مالی سال ۷۵-۱۹۷۴ء کے شروع میں مختص کی جاچکی ہیں۔ اس لئے تازہ رقومات مختص / مہیا نہیں کی جاسکتیں۔ البتہ نصیر آباد ضلع کا علاقہ جو پہلے ضلع سبی اور کچھی میں شامل تھا۔ اس کے لئے مختلف اسکیموں کے تحت (-/۵۶،۱۲،۰۰۰) چھپن لاکھ بارہ ہزار روپیہ مختص کئے گئے ۔

میر شاہنواز خان شاہلیانی ۔ ضمنی سوال ۔ جن ترقیاتی اسکیموں کے تحت نصیر آباد کے لئے ۵۶ لاکھ ۱۲ ہزار روپے مختص کئے گئے ہیں تو ان ترقیاتی اسکیموں کے لئے سارے صوبہ بلوچستان میں کل کتنی رقم تھی جو دی گئی تھی ؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ۔ یہ ایک نیا سوال ہے ۔ نیا نوٹس دیں ۔

میر شاہنواز خان شاہلیانی ۔ ضمنی سوال یہ ۵۶ لاکھ ۱۲ ہزار روپے جو نصیر آباد کے لئے بتلائے گئے ہیں تو اس میں شہر میں جو سرکاری عمارات بنی ہیں ان کا پیسہ بھی شامل ہے یا یہ جدا

ہیں ؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ۔ یہ جدا ہیں ۔

نمبر ۸۴۰۔ مسٹر محمود خان اچکزئی ۔ کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم بیان فرمائینگے۔

(الف) کیا یہ صحیح ہے کہ ۷۵-۱۹۷۴ء کے دوران مختلف محکموں نے کچھ ایسی اسکیموں پر کام کروایا ہے جو ۷۵-۱۹۷۴ء کے اے۔ ڈی۔ پی میں شامل نہیں تھیں ؟

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو پھر کس کس محکمہ نے کن کن اسکیموں پر کام کروایا ہے ؟

(ج) اے۔ ڈی۔ پی کی اسکیموں کو چھوڑ کر نئے اسکیم شروع کرنے کی ضرورت کیوں پیش آگئی ان کی منظوری کس نے دی اور اس کے لئے رقم کہاں سے فراہم کی گئی۔

(د) اِن نئی اسکیموں پر حکومت بلوچستان کا کتنا خرچ آیا ہے ؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ۔

(الف) جی ہاں مگر یہ اسکیمیں اب نظرثانی شدہ ترقیاتی پروگرام میں شامل ہیں ۔

(ب) مذکورہ اسکیموں کی فہرست ایوان کی میز پر رکھی گئی ہے ۔

(ج) ۱۔ ترقیاتی پروگراموں میں ان نئی اسکیموں کی شمولیت کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ ۔

(۱) مرکزی حکومت کے احکامات پر چند ایسی اسکیموں کو جو کہ غیر ترقیاتی میزانیہ میں شامل تھیں ترقیاتی میزانیہ میں شامل کرنا پڑا ۔

(۲) وزیر اعظم پاکستان کی ہدایات پر چند نئی اسکیموں پر کام شروع کیا گیا ۔

(۳) صوبائی حکومت کو علاقائی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے چند ضروری اسکیمیں ترقیاتی پروگرام ۷۵-۱۹۷۴ء میں شامل کرنا پڑیں ۔

۲۔ نظرثانی شدہ ترقیاتی پروگرام صوبائی کابینہ نے منظور کیا ۔

۳۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل اسکیموں کے لئے مرکزی حکومت کی طرف سے ایک مجموعی رقم مختص ہوتی ہے اور مالی سال کے دوران مرکزی حکومت کی طرف سے اس رقم میں

اضافہ بھی ہوا۔ صوبے کے نظر ثانی شدہ ترقیاتی پروگرام ۴۷-۱۹۷۵ء میں شامل نئے اسکیموں کی ضروریات اسی مجموعی رقم سے پوری کی جارہی ہیں۔

(ک) نئے اسکیموں پر خرچ کا صحیح تخمینہ مالی سال کے اختتام پر لگایا جا سکتا ہے ان اسکیموں کے لئے مختص شدہ رقم ۱ کروڑ ۸۰ لاکھ روپے ہے۔

اسکیموں کی فہرست

نمبر شمار	اسکیم کا نام
	شعبہ پانی
۱ ۔	کربلا آب رسانی سکیم
۲ ۔	گلستان آب رسانی سکیم
۳ ۔	قلعہ سیف اللہ آب رسانی سکیم کی بہتری
۴ ۔	دستی بورز کی سکیم
۵ ۔	کوزے کچھ ڈیلے ایکشن سکیم (ڈیم)
۶ ۔	شین شاہ ڈیلے ایکشن ڈیم
۷ ۔	بارگوز ڈیلے ایکشن ڈیم
۸ ۔	گنجہ سی ڈیلے ایکشن ڈیم
۹ ۔ (i)	کان مہترزئی ڈیلے ایکشن ڈیم
۹ ۔ (ii)	ملے زئی بند کنڈ چنگی
۱۰ ۔	تنار نکگی آبپاشی سکیم
۱۱ ۔	بوستان بند نزد کلی مفتیان
۱۲ ۔	اگرم تنگی بند ۔
۱۳ ۔	پیشی کیسر آبپاشی سکیم
۱۵ ۔	سارادان آبپاشی سکیم معہ علاقہ ژوب لون

۱۶۔ آبپاشی سکیم در علاقہ موسیٰ خیل
۱۷۔ بلوچستان میں کاریزوں کی کھدائی و صفائی ۔
۱۸۔ قلات آب رسانی سکیم کی توسیع و مرمت
۱۹۔ حفاظتی بند در زمین کمال خان (ڈنگی)
۲۰۔ کاکڑ خراسان کی ترقی کے لئے آب پاشی کی سکیمیں
۲۱۔ قلات میں ٹیوب ویلوں کی تنصیب ۔
۲۲۔ بگاڑ و یالہ نزد ڈکی کی استرکاری ۔
۲۳۔ قابل عمل تحقیقاتی رپورٹ برائے سیہان آبپاشی سکیم
۲۴ قلات شہر کو سیلاب سے بچانے کے لئے حفاظتی بند کی تعمیر

شعبۂ زراعت ۔

۲۵۔ قلات میں حیواناتی شفا خانہ کی تعمیر ۔
۲۶۔ کھاد و بیج کے لئے گودام کی تعمیر بمقام کوئٹہ
۲۷۔ آلو کا بیج پیدا کرنے کی سکیم ۔
۲۸۔ ۱۵۰ بلڈوزروں کی خریداری
۲۹۔ ڈیری فارم بمقام کوئٹہ
۳۰۔ تکمیل ۱۰ شفا خانہ جات برائے حیوانات
۳۱۔ گوادر اور جیونی میں مچھلی کے لئے فیش کیورنگ یارڈز کی تعمیر ۔
۳۲۔ کوہ مورجنگ میں تحفظ اراضیات و شجر کاری کا منصوبہ
۳۳۔ (i) قلات میں پولٹری فارم کا قیام
۳۳۔ (ii) دس عدد شفا خانے برائے حیوانات کی تکمیل

شعبہ طبعی منصوبہ و تعمیر مکانات ۔

۳۴ تعمیر برائے دفتر بلاک بمقام سکریٹریٹ ۔
۳۵۔ اضافی تعمیر برائے گورنر ہاؤس اور برائے وزیر اعلیٰ ہاؤس بمقام کوئٹہ ۔

۳۶۔ چمن پھاٹک کے نزدیک ایکسائز بنگلوں کے ساتھ فلیٹوں کی تعمیر بمقام کوئٹہ

۳۷۔ سرکاری دفاتر اور رہائشی مکانات میں سوئی گیس پائپ لائن کی تنصیب بمقام کوئٹہ

۳۸۔ بلوچستان ہاؤس کے لئے کراچی میں ایک بنگلے کی خریداری۔

۳۹۔ فوجی بارکوں کی مرمت بمقام لورالائی۔

۴۰۔ پشین میں دفتری بلاک کی تعمیر۔

۴۱ آئی جی پولیس کا دفتر اور دفتر کے عملے کے لئے رہائش کا انتظام

۴۲۔ ڈویژن ہیڈ کوارٹر بمقام خضدار کی تعمیر، مرحلہ نمبر ۱ اور مرحلہ نمبر ۲

۴۳ رہائش کی عمارت کے اردگرد چار دیواری کی تعمیر بمقام خضدار

۴۴ کمشنر اور ڈپٹی کمشنر کے بنگلوں کے ساتھ حفاظتی کمروں کی تعمیر بمقام خضدار

۴۵۔ پولیس کے لئے رہائشی عمارت بمقام گوادر

۴۶۔ اور سیروں کے لئے کوارٹروں کی تعمیر بمقام اوارن بستی۔

۴۷۔ ریسٹ ہاؤس بستی کی تعمیر۔

۴۸۔ ایکسین ای این کی رہائش کے گرد دیوار بمقام نوشکی۔

۴۹ چیک پوسٹ چوکی کی تعمیر بمقام تفتان۔

۵۰ پولیٹیکل ایجنٹ چاغی کی رہائش کے لئے دو اضافی کمروں کی تعمیر۔

شعبہ صنعت

۵۱ چلتن گھی مل بمقام کوئٹہ

۵۲ ادارہ قالین سازی برائے تدریس و ٹریننگ بمقام کوئٹہ

۵۳ موجودہ مرکزوں کی توسیع اور اضافہ

۱۔ مرکز سنگسر ۲۔ قالین سازی کا مرکز ۳۔ قالین سازی کا مرکز خورشٹ سنڈیمن

۴۔ پشین و نوشکی میں قالین سازی کا مرکز برائے خواتین۔

۵۴ دستکاری کے مرکز۔ ژ کنڈ کا، زندرا، پنجپائی، اورک، ہنگو چمر، برشور، سوراب، قلعہ سیف اللہ بوستان، ملک یار، مرغہ ذکریا زئی۔۔۔!

شعبہ تعلیم

۵۵ آفیسرز کے لئے دفتروں کی تعمیر بمقام لورالائی، تربت فورٹ سنڈیمن۔

۵۶۔ مڈل سکولوں کو ہائی سکولوں کا درجہ دینا۔ کوئٹہ
نال، کان مہترزئی، الیسائی، کودس، گرام خان، چمن، هنہ ہب
جیوانی، مینیار۔

۵۷ ہائی سکول جوٹ پٹ ہرنائی، گنداوہ، نوکنڈی، کردگاپ، جھل مگسی، پشین، اوران،
زہری، کورس، گوادر، اور رباڑی میں ہوسٹلوں کی تعمیر۔

۵۸۔ بمقام خاران ہیڈ ماسٹرز اور لیڈی ٹیچروں کے لئے فلیٹ اور کوارٹروں کی تعمیر۔

۵۹۔ گورنمنٹ ہائی سکول خضدار کی تعمیر کو بہتر بنانا اور چار دیواری کی تعمیر۔

۶۰۔ رہائشی انتظام برائے ڈائریکٹر تعلیم کوئٹہ کالج اور سکولوں کے اساتذہ کی رہائش بمقام
نوکنڈی، فورٹ سنڈیمن، ہرنائی، کواس، تمپ، کردگاپ، بارکھان، گنداواہ،
تربت میں اساتذہ کے کوارٹروں کی تعمیر۔

۶۱۔ سائنس لیبارٹری میں توسیع، لائبریری کی چار دیواری پنکھے وغیرہ برائے سائنس کالج کوئٹہ
فزکس لیبارٹری کا مکمل کرنا۔ برائے خواتین کالج کوئٹہ۔

۶۲۔ کالج برائے خواتین کوئٹہ میں لائبریری کو بہتر بنانا اور توسیع۔

۶۳۔ کالج کی بہتری سے متعلقہ متفرقہ سکیمیں، چار دیواری گورنمنٹ کالج خضدار، کیفے ٹیریا
آرٹ سکول کوئٹہ، کھیلوں کے گراؤنڈ کو ہموار کرنا۔
خواتین کالج کے ہوسٹل میں توسیع کرنا بمقام کوئٹہ چار دیواری بمقام فورٹ سنڈیمن
کیفے ٹیریا سائیکل سٹینڈ، واٹر ٹینک، پینے کے پانی کا شیڈ بمقام لورالائی۔
چوکیدار کا کوارٹر، پرنسپل کی رہائش میں برآمدے کی تعمیر بمقام مستونگ۔
تربت کے ہوسٹل کی چار دیواری، بمقام فورٹ سنڈیمن، بیچر تھیٹر میں گیس کی
فراہمی اور تعمیر کا کام۔

۶۴۔ پنجگور میں انٹر کالج کی تعمیر۔

۶۵۔ مذہبی مدرسوں کے لئے امداد۔

۶۶۔ ادارہ پولیٹیکنیک بمقام کوئٹہ کو بہتر بنانے کے سلسلہ میں متفرقہ سکیمیں۔

٦٧- تربیتی یونٹ برائے اساتذہ کی تعمیر بمقام پنجگور -
٦٨ یوتھ ہوسٹل کی تعمیر بمقام کوئٹہ -
٦٩- چار مڈل سکولوں کو ہائی سکولوں کا درجہ دینا، کانک، شیران جوگیزئی، مچھتر، ہونہ
٧٠ مستونگ انٹر کالج کو ڈگری کالج کا درجہ دینا -
٧١ چھ نئے انٹر کالجوں کا قیام، کوہلو، ہرنائی، پشین، ڈیرہ بگٹی، خاران، دکی
٧٢ انٹر کالج چمن کی عمارت کی تعمیر -
٧٣ قلات ہائی سکول برائے طلبہ توسیع و مرمت -

شعبہ صحت

٧٤ بولان میڈیکل انسٹیٹیوٹ کوئٹہ میں اضافی کام اور توسیع کے کام میں چند تبدیلیاں
٧٥- تعمیر دیہی مرکز برائے صحت بمقام وڈھ
٧٦ محکمہ صحت کے لئے رہائشی انتظام (بمقام سبی) اور تعمیر کا کام -
٧٧- سول ہسپتال سبی میں رہائشی وغیر رہائشی عمارات کی تعمیر -
٧٨ سول ہسپتال چمن کے سٹاف کے لئے رہائشی عمارات کی تعمیر کا کام -
٧٩ ٹی بی کنٹرول مرکز کی تعمیر بمقام سبی -

شعبہ رسل و رسائل (سڑکیں)

٨٠ انجیرہ تا زہری سڑک -
٨١ سبی لہڑی روڈ
٨٢ گورکھا ایئر فیلڈ
٨٣ ہیلی پیڈز
٨٤ سمنگلی کانک روڈ
٨٥ خداداد سڑک کوئٹہ
٨٦ سنزل سڑک کی تعمیر
٨٧ شادی زئی سڑک کی تعمیر

۸۸۔ پسنی، گوادر سڑک ۔
۸۹۔ تربت ، ہشاب سڑک
۹۰۔ تربت سنسٹر سڑک
۹۱۔ پنجگور پروم سڑک
۹۲۔ پسنی اور ادرماڑا سڑک
۹۳۔ خضدار، سارونہ سڑک
۹۴۔ ضلع قلات میں کچی سڑک کی تعمیر
(الف) قلات تا نیچارہ
(ب) قلات تا منگچر
(ج) پیچر تا مرگ

مسٹر محمود خان اچکزئی۔ ضمنی سوال ۔ جناب سوال کے جزو (الف) کے جواب کے حوالہ سے وزیر صاحب بتائیں گے کہ کیا اے ڈی پی کی پرانی اسکیموں کو چھوڑ کر نئی اسکیمیں شروع کریں گے تو جو اسکیمیں اے ڈی پی میں شامل ہوں گی ان پر برا اثر نہیں پڑے گا ۔ ؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ۔ کوئی ایسا اثر نہیں پڑے گا ۔

میر صابر علی بلوچ ۔ یہ عام اور اصولی بات ہے کہ جب پرانی اسکیموں کو چھوڑ کر نئی اسکیمیں شروع کی جائیں گی تو یقیناً برا اثر پڑے گا آپ جب باہر سے اسکیمیں لے آئیں گے تو . . . . وزیر صاحب کوئی موزوں جواب دیں ۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ۔ ممبر صاحب کوئی ضمنی سوال پوچھیں وہ تو تقریر کر رہے ہیں میں اس سلسلے میں آپ کی رولنگ چاہوں گا ۔

مسٹر اسپیکر ۔ کوئی ضمنی سوال ہونا چاہیئے کوئی ضمنی سوال ہے تو کریں ۔

میر صابر علی بلوچ۔ میری عرض ہے اے ڈی پی میں جو اسکیمیں شروع ہیں ان میں جب نئی اسکیمیں ڈالی جائیں گی تو پرانی اسکیموں پر اثر ضرور پڑے گا۔ وزیر صاحب کا جواب ہے اثر نہیں پڑے گا۔ تو میں اس جواب پر احتجاج کرتا ہوں۔

مسٹر اسپیکر۔ یہ کون احتجاج کا موقع ہے۔

مسٹر محمود خان اچکزئی۔ اے ڈی پی کو چھوڑ کر، کروڑ ۸۰ لاکھ سے نیا کام شروع ہوا آپ کہتے ہیں کہ، کروڑ ۸۰ لاکھ روپے اے ڈی پی سے نکال لئے جائیں تو اس پر اثر نہیں پڑے گا۔ سمجھ میں نہ آنے والی بات ہے اگر ۷ کروڑ ۸۰ لاکھ روپیہ .... اتنا پیسہ کہاں سے آئیگا۔ تو اس سے برا اثر کیسے نہیں پڑے گا۔ اور اس طرح سے کام کیسے ہو گا۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔ عرض یہ ہے کہ سال کے دوران کئی ایسے کام ہوتے ہیں جن پر کام شروع نہیں کیا جاتا اور بعض کام ایسے آجاتے ہیں جو اہم ہوتے ہیں تو ان پر کام شروع کر دیا جاتا ہے۔ کام تو سارا سال جاری رہتا ہے۔ اے ڈی پی میں دوسرے سال رقم مانگی جاتی ہے تاکہ وہ جاری رہے کام تو ایک سال یا دو سال میں مکمل نہیں ہوتے وقت چاہئے ہوتا ہے۔

مسٹر محمود خان اچکزئی۔ کہا گیا ہے کہ وزیر اعظم کے احکامات پر چند ایسی اسکیموں کو جو کہ غیر ترقیاتی میزانیہ میں شامل تھیں ترقیاتی میزانیہ میں شامل کرنا پڑا۔ کیا ان ۹۴ اسکیموں میں سے کوئی دس اسکیمیں بتا سکتے ہیں جو وزیر اعظم کی ہدایت پر شروع کی گئی تھیں۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔ اس کے لئے نیا نوٹس چاہئیے تاکہ ہم آپ کو بتا سکیں۔

میر صابر علی بلوچ۔ ضمنی سوال (اس مرحلہ پر خان محمود خان اچکزئی کھڑے ہو گئے)

مسٹر اسپیکر۔ محمود خان صابر صاحب کو سوال پوچھنے دیں وہ پہلے کھڑے ہوئے ہیں۔

میر صابر علی بلوچ۔ کیا وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ جو تمہ اسکیمیں شروع کی گئی ہیں تو کیا یہ اسکیمیں ضلعوار تھیں یا ان کی مرضی کے مطابق تھیں۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔ میں اس کا جواب دے چکا ہوں جواب میں شامل ہے۔

مسٹر محمود خان اچکزئی۔ ملک کے وزیر اعظم کہتے ہیں کہ یہ کام کریں اور آپ بھول جاتے ہیں کسی عام آدمی نے نہیں کہا ہے ملک کے وزیر اعظم نے کہا ہے کہ فلاں فلاں اسکیمیں شروع کریں اور آپ بھول جاتے ہیں۔ ان اسکیموں میں سے کوئی پانچ یا دس اسکیموں کے نام بتا دیں۔ جو وزیر اعظم کی ہدایت پر شروع کی گئی ہیں۔

قائد ایوان۔ (جام میر غلام قادر خان) اگر آپ اجازت دیں تو ....

(قطع کلامیاں)

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔ میں عرض کر دوں کہ یہ محکمہ اب میرے پاس آیا ہے اور اس لئے میں اس کا فوراً جواب نہیں دے سکتا۔ اگر آپ وقت دیں تو ....

میر صابر علی بلوچ۔ پہلے اس کے وزیر مولوی صالح محمد صاحب تھے وہ اس کا جواب دیں۔

مسٹر محمود خان اچکزئی۔ مولوی صاحب جواب دے دیں۔

وزیر آبپاشی و برقیات۔ (مولوی صالح محمد) اگر آپ کو زیادہ خواہش ہے تو میں اسکا

جواب دے دیتا ہوں۔

مسٹر اسپیکر۔ مولوی صاحب آپ تشریف رکھیں قائد ایوان اسکا جواب دے سکتے ہیں تو دیں۔

مسٹر محمود خان اچکزئی۔ اگر آپ نے فرمایا تو ٹھیک ہے جو مرکزی حکومت کی ہدایت پر اور وزیر اعظم کی ہدایت پر جو اسکیمیں شروع کی گئی ہیں ان میں سے دس کے نام بتائیں۔

قائد ایوان۔ اس سلسلے میں عرض کرتا ہوں وزیر اعظم صاحب کی ہدایت سے اس صوبہ کی تعلیمی حالت پر توجہ دی گئی ہے کہ نئے انٹرمیڈیٹ کالج کھولے جائیں........

مسٹر محمود خان اچکزئی۔ آپ وہ اسکیمیں بتائیں جو وزیر اعظم کی ہدایت پر شروع کی گئی ہیں۔

قائد ایوان۔ انٹرمیڈیٹ کالج ہیں میں آپ کو بتاتا ہوں آپ دیکھیں اور لکھو لیں۔

مسٹر اسپیکر۔ جام صاحب آپ دیکھیے اسکا بڑا مختصر سا جواب ہے وہ پوچھ رہے ہیں کہ ۹۲ اسکیموں میں سے کوئی دس اسکیمیں بتا دیں جنکا وزیر اعظم صاحب نے حکم دیا تھا۔ اگر آپ بتا سکتے ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ گیارہ بجنے والے ہیں وقفہ سوالات ختم ہونے والا ہے۔

قائد ایوان۔ نمبر ۱۔ ۱۵۰ بلڈوزر وزیر اعظم صاحب کی ہدایت پر دیے گئے ہیں اور عوام کو فراہم کئے جا رہے ہیں۔

مسٹر محمود خان اچکزئی۔ کیا بلڈوزر وزیر اعظم کی......

مسٹر اسپیکر محمود خان انہیں ختم تو کرنے دیں۔ تو پھر آپ بولیں)

قائد ایوان۔ میں آپ کو بتاتا ہوں آپ نمبر بیس دیکھیں۔
۲۰۔ کا کڑ خراسان کی ترقی کے لئے آب پاشی کی اسکیمیں۔

مسٹر محمود خان اچکزئی۔ کیا یہ وزیر اعظم صاحب کی ہدایت پر.........

قائد ایوان۔ ہاں۔ انہوں نے وزیر اعظم صاحب کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا ہوا تھا اور ....

مسٹر اسپیکر۔ ٹھیک جام صاحب بتائیں۔

قائد ایوان۔ ہاں نمبر ۷، مستونگ انٹر کالج کو ڈگری کا درجہ دینا۔
۱۱، چھ نئے انٹر کالجوں کا قیام کوہلو، ہرنائی، بیلپٹ، ڈیرہ بگٹی، خاران، ژوب۔

مسٹر محمود خان اچکزئی۔ یہ تو صرف دو اسکیمیں ہیں۔

میر صابر علی بلوچ۔ جناب یہ غیر متعلقہ ہی محمود خان کو نہیں لوٹس دینا چاہیئے تھا۔

مسٹر اسپیکر۔ Who are you to suggest me ?

قائد ایوان۔ میں بتاتا ہوں آپ دیکھیں اور لکھ لیں۔
۷، مستونگ انٹر کالج کو ڈگری کا درجہ دینا۔

۱۷۔ چھ نئے انٹر کالج کا قیام کوہلو، ہرنائی، پشین، ڈیرہ بگٹی، خاران، ژوب۔
اب ان کو دیکھیں اور گنیں یہ کل کتنے ہیں۔

مسٹر محمود خان اچکزئی ۔ میرے خیال میں یہ تو صرف دو ہیں۔

مسٹر اسپیکر ۔ اب وقفۂ سوال ختم ہوا۔

میر صابر علی بلوچ ۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں ایک اور سوال کروں۔

مسٹر اسپیکر ۔ اجازت ہے۔

میر صابر علی بلوچ ۔ ضمنی سوال یہ جو آب پاشی کی نئی اسکیمیں ہیں۔

۱۔ کربلا آب رسانی اسکیم
۲۔ گلستان آب رسانی اسکیم
۳۔ قلعہ سیف اللہ آب رسانی اسکیم کی بہتری
۴۔ دستی بورز کی اسکیم
۵۔ کوزے کچھ ڈیلے ایکشن اسکیم (ڈیم)
۶۔ پشین شاپ ڈیلے ایکشن اسکیم
۷۔ بارکونہ ڈیلے ایکشن اسکیم
۹۔ (i) کان مہتر ڈیلے ایکشن اسکیم
(ii) ملے زئی لبدر کن جنگی۔

ان میں قلات ڈویژن کی کوئی ایسی اسکیم ہے جس پر غور کیا جائے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ۔ میں عرض کروں کہ جو بڑی رقم ہے وہ بلڈوزرز کے لئے مختص ہے۔ وہ منگوائے گئے تھے اور بتایا گیا تھا کہ ان کے لئے یہ مدد ہوگی۔ اس کے لئے

ہمیں تین کروڑ کے قریب رقم دینا پڑا ہے اور یہ تمام اسکیمیں وزیر اعظم صاحب کے حکم کے مطابق بنائی گئی ہیں جیسا انہوں نے فرمایا اُسی کے مطابق عمل ہو رہا ہے ۔

میر صابر علی بلوچ ۔ جناب والا! جو وزیر اعظم صاحب نے حکم دیا اُس سے کسی کو بھی اعتراض نہیں ہے میں سمجھتا ہوں کہ ان احکامات کی تعمیل کی جانی چاہیئے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ بات یہ ہے کہ سوالات کا گھنٹہ تو ختم ہو گیا ہے اگر کوئی اور باتیں آپکے ذہن میں ہوں تو جب میزانیہ پر عام بحث ہوگی ۔ اُس کے دوران آپ اپنے خیالات کا اظہار کر سکتے ہیں ۔

میر صابر علی بلوچ ۔ جناب والا! میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ وزیر اعظم صاحب کے جو احکامات ہیں اُن پر کسی کو اعتراض نہیں ہے لیکن عرض یہ ہے کہ جو لے ، ڈی ، ایچ کی اسکیمیں ہیں انکو جان بوجھ کر وزیر منصوبہ بندی صاحب نے چھوڑ دیا ہے یہ میں سمجھتا ہوں کہ کوئی طریقہ نہیں۔ This is not the Proper way. آپ نواب صاحب غور فرمائیں ۔

(اس مرحلہ پر وزیر آبپاشی و برقیات اپنی نشست پر کھڑے ہوئے)

مسٹر اسپیکر ۔ مولوی صاحب آپ تشریف رکھیں ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ ممبر صاحب اعتراض کرتے ہیں اگر کوئی ایسی اسکیم اُن کے علاقہ کی تھی اور اسکو کاٹ دیا گیا ہو تو وہ بتائیں ۔

مسٹر اسپیکر ۔ مولوی صاحب۔ آپ تشریف رکھیں۔ اب وزیر مالیات ضمنی میزانیہ برائے سال ۷۵-۱۹۷۴ء پیش کریں گے ۔

ضمنی میزانیہ برائے سال ۷۵-۱۹۷۴ء

وزیر مالیات - جناب والا! میں آپ کی اجازت سے تقریر انگریزی میں پڑھوں گا۔ لیکن اسکا اردو ترجمہ سب ممبران کے پاس موجود ہے۔ وہ اس میں سے پڑھ سکتے ہیں۔

Sir,

The Annual Budget for the current year 1974-75 was presented to the Provincial Assembly for approval on the 18th June, 1974. Much water has flowed down the mountains since then. No longer are the financial burdens of the Province light and simple so as to forecast the estimates for the whole year correctly. Many changes have been brought about during the current year. This has necessitated reframing of the budget estimates. It is therefore my privilege to present to the House the Supplementary demands for the year 1974-75.

The Supplementary Budget provides for a total expenditure of Rs. 14.55 crores of which Rs. 7.39 crores is in the Capital Account while the balance of Rs. 7.16 crores is in the Revenue Account.

There are 26 demands under various major heads of accounts included in the Supplementary Budget, the details of which are given in the explanatory notes

Some of the particulars items of expenditure are :—

(a) Grant of Special Dearness Allowance and Dearness Allowance of Rs. 25/- per month to all Government Servants, Contingent and Work-Charged Employees

After the Provincial Government's estimates had been framed it was decided by the Federal Government to grant Special Dearness Allowance at the rate of 10% of the pay subject to a minimum of Rs. 50/- and maximum of Rs. 150/- per month to all employees of the Government. Again on 7th April, 1975 it was decided to allow Rs. 25/- per month Dearness Allowance to all employees with effect from 7.4.1975. This resulted in the revision of all the heads of accounts under which salaries were reflected. The total burden due to this allowance is approximately Rs. 3.15 crores per annum.

(b) Interest on Ways and Means advance from the State Bank of Pakistan.

During the year 1973-74 there had been an over-run in the Annual Development Programme to the extent of Rs. 6.54 crores. This was due to the inclusion of schemes in the A.D.P. at the directives of the Prime Minister and as a result of the revised rates allowed to the contractor because of escalation in the prices. Furthermore, excess expenditure beyond the sanctioned grant had been incurred by some of the executing departments of the Provincial Government. Action against officers responsible for the excess is under consideration and inquiries are being held. However this over-run resulted in a debit balance in our accounts maintained by the State Bank and consequently we had to borrow from the Bank. Approximately Rs 1.00 crore is to be paid to the State Bank as interest charges.

(c) Aircraft for the Government of Baluchistan.

An aircraft Cessna 421 (Golden Eagle) has been purchased for the Government. It is absolutely necessary that Ministers and Government servants should be mobile to maintain contact with the people and at short notices go to the interior of the Province to assess their problems in far flung areas. The aircraft has been purchased at a total cost of Rs 34 60 lacs.

(d) Creation of the districts of Nasirabad and Pishin.

To streamline the administration it was necessary to create the districts of Nasirabad and Pishin. It was also decided that most departments of the Government may open their field offices in those districts

(e) Running and Maintenance of 150 new Bulldozers.

An amount of Rs. 4.15 crores was sanctioned for purchase and running of bulldozers. Subsequently out of this amount Rs. 3.72 crores was provided in the revised A.D.P. and the remaining amount is being provided in the Revenue Budget.

(f) Revision of the Annual Development Programme.

The size of the Annual Development Programme for the current year was fixed at Rs 21.00 crores. During the year additional resources were made available by the Federal Government for the following programmes.-

(a) For purchase of Bulldozers	...	Rs. 3.72 crores
(b) For water development programme in Jhalawan	...	Rs. 0.20 crores
(c) Additional loans for R.C D Highway		Rs. 1.58 crores
(d) Project Assistance	..	Rs. 0.87 crores.

In additions to the above funds the Federal Government also released directly to WAPDA Rs. 2.00 crores for generators to be installed in small townships of Baluchistan and Rs 0.75 crores for Hub Dam. These two releases shall be considered as cash development loans advanced to the Government of Baluchistan.

Besides the above, the Provincial Government has made adjustments that has lead to the revision of the figures under major heads of account pertaining to the Development Programme. During the year various reviews of the Annual Development Programme are carried out. If it is established that savings may accrue against a particular scheme then funds are diverted to schemes which have the necessary absorptive capacity. In this manner it is made sure that funds are most effectively utilized at the end of the financial year and that savings are diverted to schemes whose whole or major part can be completed.

Sir, I now present the Supplementary Budget Statement for the year 1974-75. (تالیاں)

مسٹر اسپیکر - ضمنی میزانیہ برائے سال ۷۵ - ۱۹۷۴ء پیش کر دیا گیا۔

آئین کے آرٹیکل ۱۴۴ کے تحت قرار داد

مسٹر اسپیکر۔ وزیر خوراک، زراعت اور امداد باہمی اب قرار داد پیش کرنے کی اجازت چاہیں گے۔

وزیر خوراک و زراعت اور امداد باہمی۔ (مسٹر اغوث بخش رئیسانی) جناب والا! میں یہ قرار داد پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں کہ۔

"اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل ۱۴۴ کی کلاز (۱) کے مطابق صوبائی اسمبلی یہ قرار داد منظور کرتی ہے کہ پارلیمنٹ کواپریٹیو فارمنگ سوسائٹیز کے معاملہ کو بذریعہ قانون منضبط کرے۔"

مسٹر اسپیکر۔ کیا ایوان اس قرار داد کو پیش کرنے کی اجازت دیتا ہے۔

(اجازت دی گئی)

وزیر خوراک و زراعت اور امداد باہمی۔ جناب والا! میں ایوان کی اجازت سے یہ قرار داد پیش کرتا ہوں کہ۔

"اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل ۱۴۴ کی کلاز (۱) کے مطابق صوبائی اسمبلی یہ قرار داد منظور کرتی ہے کہ پارلیمنٹ کواپریٹیو فارمنگ سوسائٹیز کے معاملہ کو بذریعہ قانون منضبط کرے۔"

مسٹر اسپیکر۔ قرار داد یہ ہے کہ۔

"اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل ۱۴۴ کی کلاز (۱) کے مطابق صوبائی اسمبلی یہ قرار داد منظور کرتی ہے کہ پارلیمنٹ کواپریٹیو فارمنگ سوسائٹیز کے معاملہ کو بذریعہ قانون منضبط کرے۔"

(قرار داد منظور کی گئی)

مسٹر اسپیکر۔ وزیر مالیات، خوراک وزراعت اور امداد باہمی اب دوسری قرارداد پیش کرنے کی اجازت چاہیں گے۔

وزیر خوراک و زراعت اور امداد باہمی۔ جناب والا! میں یہ قرارداد پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں کہ:۔

بلوچستان صوبائی اسمبلی اس سلسلہ میں یہ قرارداد منظور کرتی ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل ۱۴۴ کے تحت جسے چوتھے جدول کے ساتھ پڑھا جائے، پارلیمنٹ کیمیائی کھادوں کی درآمد، تجارتی بنیاد پر تیاری، تشکیل، ترکیب دہی، فروخت اور استعمال کو بذریعہ قانون منضبط کرے۔

مسٹر اسپیکر۔ کیا ایوان اس قرارداد کو پیش کرنے کی اجازت دیتا ہے۔

(اجازت دی گئی)

وزیر خوراک و زراعت اور امداد باہمی۔ جناب والا! میں ایوان کی اجازت سے یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:۔

"بلوچستان صوبائی اسمبلی اس سلسلہ میں یہ قرارداد منظور کرتی ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل ۱۴۴ کے تحت جسے چوتھے جدول کے ساتھ پڑھا جائے۔ پارلیمنٹ کیمیائی کھادوں کی درآمد، تجارتی بنیاد پر تیاری، تشکیل، ترکیب دہی، فروخت اور استعمال کو بذریعہ قانون منضبط کرے"۔

مسٹر اسپیکر۔ قرارداد یہ ہے کہ:۔

"بلوچستان صوبائی اسمبلی اس سلسلہ میں یہ قرارداد منظور کرتی ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل ۱۴۴ کے تحت، جسے چوتھے جدول کے ساتھ پڑھا جائے، پارلیمنٹ کیمیائی کھادوں کی درآمد، تجارتی بنیاد پر

تیاری، تشکیل، ترکیب دہی، فروخت اور استعمال کو بذریعہ قانون منضبط کرے۔"

(قرارداد منظور کی گئی)

مسٹر اسپیکر اب ایوان کی کارروائی کل صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(ایوان کی کارروائی مورخہ ۱۳ جون ۱۹۷۵ء بروز جمعہ صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گئی)